نمبر ۴۳ | مورخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا کے فضل بخیر و عافیت ہیں۔ حضور ۵ر اکتوبر لاہور تشریف لے گئے جہاں شیخ فضل کریم صاحب سکرٹری لاہور کشمیر کمیٹی نے آپ کے اعزاز میں دعوت دی جس میں متعدد مسلمان معززین شامل ہوئے اور حالاتِ کشمیر کے متعلق تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ ۶ر اکتوبر دس بجے کی گاڑی سے حضور واپس تشریف لے آئے ؛

جناب مفتی محمد صادق صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دُعا صحت فرماتے رہیں ؛

جناب شیخ نیاز احمد صاحب سب انسپکٹر سکھر نے اپنے مکان کی تعمیر کی خوشی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور بہت سے دیگر اصحاب کو دعوتِ طعام دی۔ خدا تعالےٰ شیخ صاحب موصوف اور ان کے خاندان کے لئے مکان مبارک بنائے ؛

تحریکِ چندۂ خاص

میں

حِصّہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ضروریاتِ سلسلہ کی خاطر چندہ خاص کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس میں جماعت کے مخلصین باوجود بے حد مالی مشکلات کے جس سرگرمی اور فراخدلی سے حصہ لے رہے ہیں۔ وُہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ایک احمدی اس تحریک میں شامل ہو۔ اور اپنی ذاتی اور خانگی ضروریات پر خدا تعالےٰ کے دین کو مقدم کرے۔ یہ مشکلات اور تکالیف کے دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس وقت خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے مال کا قلیل حصہ یعنی ایک ماہ کی آمد دینے سے جو اجر حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے حصول کا موقعہ بھی نہیں رہے گا۔ اور اپنا سب کچھ دے دینے والا بھی وُہ درجہ نہیں پا سکے گا۔ جو اس وقت معمولی رقم دینے والے کو مل سکتا ہے ؛

پس ان مشکلات اور تنگی کے ایام کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور دین کی مدد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو مطالبہ فرمایا ہے۔ اسے پُورا کرنا اپنا سب سے اہم فرض یقین کرنا چاہیئے ؛

تبلیغی رپورٹیں

الجماعۃ الاحمدیۃ فی البلاد العربیۃ

مولوی اللہ دتا صاحب کی آمد

عزیز مکرم مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل نے بغداد سے اطلاع دی تھی۔ کہ وُہ یکم یا دو ستمبر کو حیفا پہونچیں گے۔ بنا بریں ایک دو دوست یکم سے لے کر تین ستمبر تک روزانہ موٹر کاروں کے اڈے میں انتظار کرتے رہے۔ مگر آپ تشریف نہ لائے۔ اس وجہ سے پریشانی ہوئی۔ ۴۔ ستمبر کو مولوی صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ وُہ ۳۔ ستمبر کی شام کو حیفا پہونچ گئے تھے۔ مگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے چار۔ پانچ روز تک معائنہ کے لئے قرنطینہ میں روک لیا گیا ہے۔ خاکسار معہ دیگر چند دوستوں کے قرنطینہ میں جو شہر سے پونے میل کے فاصلہ پر ہے ملنے کے لئے گیا آٹھ ستمبر کو آپ کو وہاں سے نکلنے کی اجازت ملی۔ سب احباب محبت و احترام سے پیش آئے۔ پھر جمعہ کے روز کبابیر گئے۔ وہاں کے دوستوں نے پُر جوش استقبال کیا۔ اور لڑکوں نے ان کی آمد میں اشعار پڑھے۔ تین روز وہاں رہے۔ سب دوستوں سے مولوی صاحب کا تعارف کرادیا گیا ہے۔

دعوتِ عام

مولوی صاحب کی آمد پر افرادِ جماعت نے فرداً فرداً دعوت کی۔ میں نے ۲۷ ستمبر مولوی صاحب کے اعزاز میں ان احمدی دوستوں کی جو کبابیر جاسکیں۔ دعوتِ طعام کی ہے۔ اس موقعہ پر لیکچر بھی ہونگے۔ اس کے دُوسرے دن خاکسار عازم مصر ہوگا۔ اور پھر وہاں سے ہندوستان احباب سے دُعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو دیارِ محبوب میں بخیر و عافیت پہونچائے۔

دلیل المسلمین کا اثر

میری کتاب دلیل المسلمین فی الرد علیٰ فتاوی المفتین کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ بعض لوگوں کے تعریفی خطوط آئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے دوسرے دوستوں کے لئے بھی اس کی کاپیاں طلب کی ہیں۔

مسجد کی عمارت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسجد کی عمارت مکمل ہونے کو ہے۔ ایک دو ہفتہ تک چھت ڈال دی جائے گی چھت بھی سیمنٹ کی ہوگی

مصر میں احمدیت

مصر سے آمدہ خطوط مظہر ہیں کہ لوگ احمدیت کی طرف توجہ کر رہے

ہیں۔ بہت سے رسالوں میں ہمارے خلاف مضامین بھی نکلے ہیں۔ ان سب اعتراضوں کا جواب میں نے تحریر کرکے بصورت ٹریکٹ شائع کرنے کے لئے مصر بھیجدیا ہے۔ دو نوجوان سلسلہ میں نئے داخل ہوئے ہیں۔

فلسطین میں احمدیت

ایام زیر رپورٹ میں ایک شخص قریہ تعلین تحصیل لد سے۔ اور ایک ناقورہ جبل نابلس سے۔ اور ایک حمص اور دو حیفا۔ اور برادرم حسین علی صاحب کی بیوی وادی السیاح سے سلسلہ میں داخل ہوئے اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

خاکسار جلال الدین شمس احمدی۔ از حیفا (۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ء)

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

ماریشس کے مسلمانوں میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک ایسی

محشرستانِ کشمیر

حکومت کے بے رحم ہاتھوں نے پھر سے
وُہ سینہ تھی جس میں امانت خدا کی
کئی بے کسوں کو نشانہ بنا کر
سلامی اتاری نہ جھنڈے کی جس نے

مسلماں کے سینے پہ گولی چلادی،
وُہی خاک میں وحشیوں نے ملادی،
زمانے کو یوں بربریت دکھادی،
اسے باندھ کر ٹکٹکی سے سزادی،

کیا اس قدر ظلم ان ڈوگروں نے
کہ دُنیا کو چنگیز خانی بھلادی،

(مستورات کشمیری)

جماعت ترقی پکڑ رہی ہے۔ جو احمدیت کے خلاف تعصب رکھنے والے لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس کوشش میں ہے۔ کہ جملہ اہل اسلام میں اتفاق پیدا ہو۔ اور متحدہ مقاصد کے لئے مل کر کام کیا جائے۔ مسلم کلب کے نام سے ایسے نوجوانوں نے ایک کلب قائم کیا ہوا ہے۔ ان کے سکرٹری ابراہیم دکرات مذہبی واقفیت کے بڑھانے میں کافی محنت کر رہے ہیں۔ ۲۸۔ جولائی انہوں نے یوم النبی منانے کی تجویز کی۔ چونکہ بیماری کی وجہ سے مجھے ڈیڑھ دو ماہ کے قریب پورٹ لوئیس جانے کا اتفاق نہ ہوا۔ اس لئے دارالسّلام میں وُہ خود تشریف لائے۔ اور مجھے معہ اپنی جماعت کے شمولیت کی دعوت دی۔ اور تقریر کے لئے بھی وقت رکھا۔ باوجود بیماری کے خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اس بابرکت تقریب میں مجھے شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور سیرت النبی پر میری تقریر بہت پسند کی گئی۔ یہ جلسہ سورتی مدرسہ میں ہوا۔ اور اچھا پُر رونق ہوا۔
اس جلسہ کا ایک اثر یہ بھی ہوا کہ ہمارے بھائی عبدالسبحان کے ہاں شادی کی تقریب میں [illegible]

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

یہ مژدۂ جانفزا احباب کرام پڑھ چکے ہیں۔ کہ ۸۔ نومبر کو جلسہ ہائے سیرت النبیؐ تمام ہندوستان میں منعقد ہونگے۔ اس موقعہ پر حسب معمول "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر بھی نکلے گا۔ اس سے پہلے یہ نمبر سولہ۔ سترہ ہزار شائع ہوا کرتا ہے۔ اس لئے مشتہرین کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ کہ وُہ معمولی سی اُجرت دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے اشتہار شائع کرائیں۔

دوم:۔ احمدی جماعت کے سکرٹریان اور دیگر ایجنسیاں سے گذارش ہے۔ کہ وہ مطلوبہ فروختنی پرچوں کی تعداد سے قبل از ۱۵ اکتوبر آگاہ فرمائیں۔ اکثر دوست اس بات کا خیال نہیں کرتے۔ کہ سولہ سترہ ہزار الفضل ۷۰۔۸۰ صفحات کا ایک دو دن میں نہیں چھپ سکتا۔ بلکہ ہمارے مقامی وسائل کے لحاظ سے یہ دو ہفتے کا کام ہے۔ اس لئے جس تعداد میں پہلا فرمہ چھپے گا۔ اسی تعداد میں تمام اخبار چھپ سکتا ہے۔ پس ہمیں تعداد اشاعت ۱۵ تاریخ تک معلوم ہو جانی چاہیئے۔ بعد میں کئی احباب شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری فرمائش کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اس لئے وضاحت کردی گئی ہے۔

احباب کرام کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس دفعہ کا خاتم النبیین نمبر ۲۰ ہزار شائع ہو۔ (مینجر)

الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیے

میں مفصل اطلاع دے چکا ہوں۔ کہ رجسٹری کی فیس تین آنے ہوگئی ہے۔ اس لئے اب اگر الفضل کا وی۔ پی ہو۔ تو چھ آنے نہیں۔ بلکہ سات آنے (کیونکہ دس روپے تین آنے کا کمشن منی آرڈر چار آنے ہوگا) خریداران الفضل کو مفت میں دینے پڑیں گے۔ اس لئے یہ طریق نہایت بہتر و مفید ہے۔ کہ الفضل کا چندہ ہر خریدار الفضل بذریعہ منی آرڈر صرف دو آنے کمیشن خرچ کرکے بھیج دیا کرے۔
انتظار کرکے جن کو وی۔ پی جاچکے ہیں۔ وُہ مہربانی کرکے وصول فرمالیں۔

مینجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

گاندھی جی کا کورا چک

دہوکہ دہی اور فریب کاری کی ٹٹّی

گاندھی جی جن طریقوں سے مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز کرنے اور لفظی ہیر پھیر میں رکھ کر انہیں مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ان کا کورا چک بھی ہے جسے وہ اس دعوے کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ کہ مسلمان جو مطالبات چاہیں۔ اس میں لکھ دیں۔ میں بخوشی منظور کر لونگا

ہندوستان کے بعد لنڈن میں کورا چک

اگرچہ ہندوستان میں اس کورے چک کی حقیقت ان معقول اور ناقابل عمل شرائط سے اچھی طرح واضح ہو چکی تھی جن کا گاندھی جی نے بعد میں اضافہ کیا۔ اور جن سے ثابت ہوگیا۔ کہ گاندھی جی کی غرض مسلمانوں کے حقوق تسلیم کرنا نہیں بلکہ ان میں پھوٹ ڈال کر اور ایک حصہ کو جسے انہوں نے نیشنلسٹ کا خطاب دے رکھا ہے۔ جمہور مسلمانوں کے مقابلہ میں کھڑا کر کے فساد پیدا کرنا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی سکھوں کو مسلمانوں کے ساتھ الجھا کر رام راج کے لئے رستہ صاف کرنا ہے۔ لیکن لنڈن پہونچکر پھر انہوں نے کورے چک کے ذریعہ اپنی صلح پسندی کا اعلان کیا۔ اور کہدیا۔

"میں ہمیشہ سے علانیہ کہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات دل سے ماننے کے لئے تیار ہوں۔ میں ایک خالی کاغذ پر دستخط کر کے مسلمانوں کو دے دونگا۔ کہ وہ جو بات حق خیال کرتے ہیں لکھ دیں۔ پھر میں اس کے لئے لڑونگا"

حالانکہ نہ یہ اعلان کرتے ہوئے اور نہ اس سے کبھی پہلے گاندھی جی کو مسلمانوں کے مطالبات سننے کا خیال آیا۔ یہ محض ایک دھوکہ اور فریب تھا۔ جو نئے سرے سے اور نئی سرزمین میں پیش کیا گیا۔ مگر شکر ہے بہت جلدی اس پر سے پردہ اٹھ گیا۔ اور اصل حقیقت واضح ہوگئی ۔

سمجھوتہ کے متعلق بے بنیاد خبریں

کورے کاغذ کی پیشکش پر بہت سے لوگ اس دھوکہ میں پڑ گئے۔ کہ گاندھی جی نے مسلمانوں کے تمام مطالبات تسلیم کر کے ان سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اس مطلب کی پے بہ پے تاریں ولایت سے آنی شروع ہوگئیں۔ اور بڑے وثوق کے ساتھ بتایا گیا۔ کہ گاندھی جی نے بڑی فراخدلی سے وہ سب باتیں منظور کر لی ہیں جن کے متعلق ہندو مسلمانوں میں اختلاف تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں مسلمان نمائندوں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے ساتھ کانگرس جب نئی جنگ کی طرح ڈالے گی جس کا بہت کچھ امکان ہے۔ تو مسلمان متفقہ طور پر کانگرس کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر لڑیں گے اور ہر قدم پر ہندوؤں کی امداد کریں گے ۔

گاندھی جی کا ٹال مٹول

لیکن جلد ہی یہ سب باتیں بے بنیاد ثابت ہوگئیں۔ گاندھی جی کا کورے کاغذ پر دستخط کر کے مسلمانوں کو اس لئے دینا۔ کہ وہ جو بات حق خیال کرتے ہیں۔ لکھدیں۔ رہا ایک طرف انہوں نے تصفیہ کے متعلق اس وقت تک گفتگو کرنے سے ہی انکار کر دیا جب تک ان کے معتمد ڈاکٹر انصاری کو مسلمان گورنمنٹ سے گول میز کانفرنس کا نمائندہ بنوا کر ولایت نہ منگا دیں۔ چنانچہ جب سمجھوتہ کے متعلق گاندھی جی کی آمادگی کو نمائشی ثابت کرنے کے لئے مسلمان نمائندے ان سے ملے۔ اور گفتگو کی۔ تو گاندھی جی نے اس قسم کے بے ہنگم جواب دیئے۔ جن سے مسلمان نمائندوں نے بالفاظ پرتاپ (ام اکتوبر) یہ سمجھا۔ کہ "مہاتما جی ٹالمٹول سے کام لے رہے ہیں" اس پر مسٹر جناح نے اس ڈرامہ کو ختم کرنے کے لئے گاندھی جی کے ہاتھ میں ایک پرزہ کاغذ دیا جس پر لکھا تھا۔ "کیا آپ کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ آپ ڈاکٹر انصاری کی غیر حاضری میں مسلمانوں سے کوئی سمجھوتہ نہ کریں گے" اس کا جواب گاندھی جی نے یہ لکھدیا۔ "ہاں"

ڈاکٹر انصاری کے بلانے کا مطالبہ

سمجھ میں نہیں آتا جب گاندھی جی بارہا ہندو مسلم سمجھوتہ کی ضرورت اور اہمیت کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور اہل ہند کے مطالبات منظور ہونے کے لئے اسے ضروری بتا چکے ہیں۔ اور یہ ان کے خیال میں بغیر ڈاکٹر انصاری کے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ تو کیوں گول میز کانفرنس میں اپنی شمولیت کے لئے جہاں انہوں نے سر توڑ کوشش کی تھی۔ اور کئی بار وائسرائے اور دوسرے اعلےٰ افسروں کی کوٹھیوں کے چکر کاٹے تھے۔ وہاں ڈاکٹر انصاری کے لئے بھی منظوری نہ حاصل کر لی۔ اور کیوں نہ ان کو اپنے ساتھ لے کر ہندوستان سے روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت تو انہیں سوائے اپنے لئے بکری کے دودھ کی بوتلوں اور چند لنگوٹیوں کے اور کچھ یاد نہ تھا۔ اور ان کی کوشش یہ تھی۔ کہ اڑ کر لنڈن پہونچ جائیں۔ لیکن اب جبکہ ہندو مسلم سمجھوتہ کا سوال پیش ہوا۔ اور وہ بھی ان کے جھوٹے اور بناوٹی کورے چک کی پیشکش سے۔ تو انہیں انصاری صاحب یاد آگئے۔ اور ان کے بلانے کی ذمہ داری انہوں نے مسلمانوں پر ڈالدی۔

مگر یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر ڈاکٹر انصاری صاحب لنڈن پہونچ جائیں۔ اور گاندھی جی کے مشورہ میں شریک ہو جائیں۔ تو پھر انہیں مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے اور ان کے مطالبات تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ وہ اور بیسیوں پہلو ایسے نکال لیں گے۔ کہ ڈاکٹر انصاری صاحب کی آمد بھی بالکل بے کار ہو کر رہ جائے۔ حتےٰ کہ اگر انصاری صاحب جنہیں ہندو مسلم سمجھوتہ کے سلسلہ میں اس وقت اتنی اہمیت دی جا رہی ہے کہ گاندھی جی اٹھتے بیٹھتے۔ ہائے انصاری۔ ہائے انصاری کی رٹ لگا رہے ہیں۔ وہ بھی کوئی ذرا اخلاف منشاء بات کریں گے۔ تو انہیں پرے بٹھا دیا جائے گا۔

ناقابل عمل شرائط

غرض گاندھی جی ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق لنڈن میں بھی اپنے سابقہ ہتھکنڈوں سے ہی کام لے رہے ہیں۔ اور ان کے طریق عمل سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ان کی غرض مسلمانوں سے سمجھوتہ کرنا نہیں۔ بلکہ دنیا کو دھوکہ دینا اور مسلمانوں کو آپس میں اور دوسری اقلیتوں کے ساتھ لڑانا ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ سمجھوتہ کے متعلق جو شرائط مسلمانوں پر عائد کر رہے ہیں۔ وہ قطعاً ناقابل عمل ہیں۔ انہیں یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ان شرائط کی موجودگی میں قطعاً ناممکن ہے۔ کہ کسی قسم کا سمجھوتہ ہو سکے لیکن باوجود اس کے وہ کورا چک پیش کرنے کا دعوےٰ کر رہے ہیں۔ جو صریح دھوکہ دہی اور فریب کاری نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ جس بات کے وقوع پذیر ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ جو ایسی شرائط کے ساتھ مشروط ہے جن کا پورا ہونا محال ہے۔ اس پر اس قسم کے

دینا۔ اور ساری دُنیا میں اس کا ڈھنڈورا پیٹنا مہاتمائیت ہی کی شان کے شایان ہوسکتا ہے۔ اور جو لوگ یہ سب کچھ سمجھتے ہوئے اور علے الاعلان اس کا اعتراف کرتے ہوئے گاندھی جی کو "نئی تہذیب کا پیغمبر" "کلجگ کے زمانہ میں سچائی۔ اہنسا اور تپ کا اوتار" "موجودہ دُنیا کے اندر اگر کوئی انسان ہے۔ تو مہاتما گاندھی ہے" "لاثانی ہستی" وغیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں ان کی ذہنیت کا سمجھنا ناممکن ہے۔

عجیب بات

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ وُہ شخص جس کی تعریف و توصیف میں ہندُو زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں جس کی شان میں تمام تعریفی کلمات استعمال کر رہے ہیں۔ اس کی ایک بڑے اہم بین الاقوامی معاملہ میں یہ حالت ہے۔ کہ وُہ ظاہر کچھ کرتا ہے اور پوشیدہ کچھ رکھتا ہے۔ وُہ دُنیا کو تو یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے۔ اور ان کے تمام مطالبات ماننے کے لئے کلی طور پر تیار ہے۔ لیکن در اصل ایسی چال چل رہا ہے کہ سمجھوتہ کبھی ہو ہی نہ سکے۔ اور جب تک اس کی پیش کردہ شرائط موجود ہیں۔ اس وقت تک ناممکن ہے۔ کہ سمجھوتہ ہوسکے۔

کورے چک کے متعلق ہندؤوں کا خیال

یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ ان کے ثنا خواں بھی کہہ رہے ہیں چنانچہ ان کے کورے چک پر "پرتاپ" ۴ر اکتوبر نے جو روشنی ڈالی ہے۔ اس میں گاندھی جی کی اصل شکل صفائی کے ساتھ نظر آرہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مہاتما گاندھی نے مسلمانوں کو بلینک (کورا) چک پیش کیا ہے۔ وُہ اسے جس طرح چاہیں۔ بھر لیں۔ مسٹر جیکر اور مسٹر شاستری نے ان کے اس فعل کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ لیکن یہ گھبراہٹ کیوں۔ مہاتما گاندھی کا چک کورا ہے۔ اس سے مسلمانوں کا بھی کچھ نہ بنے گا۔ جن شرطوں سے وُہ مقید ہے وُہ اس کو کیش نہ ہونے دیں گی۔ ان کی پہلی شرط یہ ہے۔ کہ تمام مسلمان متفق ہوں۔ اس شرط سے وُہ اس وقت تک نہیں ہٹے وُہ اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ڈاکٹر انصاری کو بلاؤ۔ پھر فیصلہ ہوگا۔ جب مہاتما گاندھی ڈاکٹر انصاری پر اس قدر اعتبار کر رہے ہیں۔ اور انہیں آسمان پر چڑھا رہے ہیں۔ تو وُہ نہایت ہی چھوٹے انسان ثابت ہونگے۔ اگر وُہ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ مل کر مہاتما گاندھی کے ساتھ بے وفائی کریں۔ مہاتما جی ذمہ وار انسان ہیں۔ اور ڈاکٹر جی بھی۔ انہوں نے بمبئی میں بیٹھ کر ایک فارمولا منظور کر لیا تھا۔ جس کی جان مشترکہ انتخاب ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ مہاتما گاندھی اسے آسانی سے چھوڑ دیں۔ مہاتما دوسری شرط یہ لگاتے ہیں۔ کہ پنجاب میں سکھوں کی تسلی کی جائے۔ جداگانہ انتخاب کی صورت میں کوئی انسانی دماغ ایسی صورت سوچ ہی نہیں سکتا۔ جس سے سکھ۔ ہندو اور مُسلمان سب خوش ہوجائیں۔ مسلمانوں کا پہلے مطالبہ یہ تھا۔ کہ انہیں ۵۶ فیصدی نشستیں دی جائیں۔ اب ۵۸ فیصدی کا مطالبہ ہوگا۔ سکھ ۳۰ فیصدی سے کم پر رضامند نہ ہونگے۔ دوسری اقلیتوں کو بھی ایک دو فیصدی ملیں گی۔ اس طرح پنجاب کے ہندوؤں کے لئے دس فیصدی نشستیں رہ جائیں گی۔ کیا کوئی سلیم العقل شخص یہ تقسیم قبول کرسکتا ہے"؟

نہ نو من تیل نہ رادھا ناچے

الفاظ بالکل صاف اور واضح ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ کورے چک کے ساتھ گاندھی جی جو شرطیں لگا رہے ہیں۔ انہیں ہندُو بھی قطعاً ناقابلِ عمل یقین کرتے ہیں۔ اور اسی بنا پر انہیں پُورا بھروسہ ہے۔ کہ نہ بلینک چک پُر کرنے کی نوبت آئیگی اور نہ گاندھی جی سے مسلمانوں کو کچھ حاصل ہوگا۔ اول تو یہی ممکن نہیں۔ کہ وُہ چند مسلمان جنہیں گاندھی جی نے اپنی راہ پر لگا رکھا ہے۔ عام مسلمانوں کے ساتھ سیاسی مطالبات میں کلیۃً متحد ہو جائیں۔ اور جب تک اس قسم کا کوئی ایک فرد بھی گاندھی جی کے قبضہ میں رہے گا۔ اس وقت تک وُہ یہی کہتے رہیں گے۔ کہ میں اس نیشنلسٹ مسلمان کو ناراض کرکے مسلمانوں کے مطالبات نہیں مان سکتا۔ جس نے کانگرس کا اس وقت تک ساتھ دیا ہے۔ اور یہ قطعاً ناممکن ہے۔ کہ سارے ہندوستان میں سے کوئی ایک آدھ بھی ایسا نیشنلسٹ گاندھی جی کو میسر نہ آئے۔ لیکن سب کے سب مسلمان متحد ہوجائیں تو خواہ ڈاکٹر انصاری ہوں یا کوئی اور۔ گاندھی جی کسی کی پرواہ نہیں کریں گے۔

پھر سکھوں کو راضی کرنے والی شرط باقی ہوگی۔ اور ان کا راضی کرنا جس حد تک ممکن ہے۔ وُہ "پرتاپ" کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ "کوئی انسانی دماغ ایسی صورت سوچ ہی نہیں سکتا جس سے سکھ ہندُو اور مسلمان سب خوش ہوجائیں"؟

پس گاندھی جی کا کورا چک محض دھوکہ کی ٹٹی ہے جس کی آڑ میں بیٹھکر وُہ شخص شکار کھیل رہا ہے۔ جسے "مہاتما" "روحانیت کا پتلا"! "صداقت کا اوتار"۔ اور کیا کچھ کہا جاتا ہے۔ وُہ خوب سمجھتا ہے اور جان بوجھ کر اس نے ایسی شرائط رکھی ہیں۔ جو کبھی پُوری نہ ہوں تاکہ نہ نو من تیل ہو۔ اور نہ رادھا ناچے۔

سری نگر میں سزائے تازیانہ

معلوم نہیں۔ حکومت کشمیر کے پے درپے اس قسم کے اعلانات کا کیا مطلب ہے۔ کہ سری نگر میں مسلمانوں کو تازیانے نہیں لگائے گئے۔ اور مسلمان اخبارات میں اس کے متعلق جو خبریں شائع کی گئی ہیں۔ وُہ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہیں۔ حالانکہ مسلمان اخبارات کے علاوہ ہندُو اخبارات بھی اپنے نامہ نگاروں کی طرف سے یہ شائع کرچکے ہیں۔ کہ کئی مقامات پر ٹکٹکیوں سے باندھ کر مسلمانوں کو بے تحاشا بید مارے گئے۔ اور ان کی کھالیں ادھیڑ دی گئی ہیں۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے اپنی عینی شہادت کی بناء پر گورنمنٹ کشمیر کے اس اعلان کی تردید کرتے ہُوئے لکھا ہے۔ سری نگر میں فوری سماعت مقدمات کے بعد عدالت کے خاص احکام کے ماتحت عوام کو نمائش گراؤنڈ میں تازیانے لگائے گئے۔

ایک طرف یہ حالات ہیں۔ اور دوسری طرف قابل وثوق ذرائع سے یہ ثابت ہوچکا ہے۔ کہ بید زنی کی وحشیانہ سزا کی تاب نہ لاکر اس وقت تک کئی مسلمان جان بحق ہوچکے ہیں۔ اور بکثرت نہایت تکلیف میں پڑے بُروں کی جان کو رو رہے ہیں۔ یہاں تک بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عورتوں کو بھی بید مارے گئے ہیں۔ ان وحشیانہ اور خلافِ انسانیت مظالم پر حکومت کشمیر چند لفظی اعلانوں کے ذریعہ پردہ نہیں ڈال سکتی۔ یہ اس کے ماتھے پر ہمیشہ کے لئے ایسا کلنک کا ٹیکہ لگ چکا ہے۔ جو کبھی دُور نہیں ہوسکتا۔ اور جسے مسلمان کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔

معاملاتِ کشمیر میں گورنمنٹ ہند سے مداخلت کی درخواست

مسلمانان کشمیر پر جو ناقابل برداشت مظالم ریاست کی طرف سے کئے جارہے ہیں۔ ان کے انسداد کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وُہ مداخلت کرے اور مظلوم و بے کس مسلمانوں پر جبر و تشدد کرنے والوں کے ہاتھ روک دے۔ کیونکہ حکومت ہند نہ صرف تمام اہل ہند کی جن میں ریاستوں کے باشندے بھی شامل ہیں۔ جان و مال۔ عزت و آبرو کی قانونی طور پر ذمہ وار ہے۔ بلکہ اہل کشمیر کو ایک حقیر سی رقم کے بدلے ڈوگروں کی غلامی میں دے دینے کا موجب بھی وہی ہے۔ لیکن مسلمانان کشمیر کے بدخواہ اور دشمن اور ریاست کے نادان حمایتی اس مطالبہ کے خلاف یہ بےہودہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند سے مداخلت کا مطالبہ کرنے کی غرض یہ ہے کہ کشمیر پر انگریز قبضہ کرلیں۔ اور کشمیر کی حکومت ایک دیسی مہاراجہ کے ہاتھ سے نکل کر انگریزوں کے قبضہ میں چلی جائے۔

اگر ریاست کشمیر کی موجودہ شورش اور جبر و ستم کے انسداد کے لئے گورنمنٹ ہند سے مسلمانوں کا مداخلت کرنے کا مطالبہ یہی مطلب رکھتا ہے۔ جو بعض بدباطن لوگوں کی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ تو سری نگر کی اس خبر کے متعلق وُہ کیا کہیں گے۔ جو ہندُو اخبارات میں شائع ہُوئی ہے۔ اور جس میں لکھا ہے:۔

"خیال کیا جاتا ہے۔ کہ شائد مہاراجہ صاحب وائسرائے سے مداخلت کی درخواست کریں"۔ (پرتاپ ۴ر اکتوبر)

کیا اب مہاراجہ صاحب کی مداخلت کے لئے درخواست کا یہی مطلب قرار دیا جائیگا۔۔۔ کہ انگریز کشمیر پر قبضہ کرلیں۔ بات یہ ہے۔ کہ کشمیر کے حالات ہی اس حد تک خراب ہوچکے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند کی مداخلت کے بغیر اب ان کی اصلاح ناممکن ہے۔

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۲ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو بظاہر نظر نہیں آتیں اور جنہیں ہماری جسمانی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن باوجود اس کے ہمیں ان کے وجود میں کوئی شک نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنی علامتوں سے یقینی طور پر پہچانی جاسکتی ہیں۔ مثلاً

ایمان

ہے۔ یہ بھی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ جو گو ہم کسی کو پکڑ کر مجسم صورت میں نہیں دکھا سکتے۔ لیکن اس کی بعض علامتیں ہیں۔ جو نہایت ہی واضح اور یقینی ہیں۔ اور جن سے واضح طور پر پتہ چل سکتا ہے کہ فلاں دل میں ایمان موجود ہے یا نہیں ایمان کی بہت سی علامتیں ہیں مگر اس وقت میں ان میں سے صرف ایک دو کا ذکر کرنا چاہتا ہوں

ایک بڑی علامت

جو ایمان کی ہے۔ اور جو ایمان لانے کے ساتھ ہی ہر انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جس سے پہچانا جاتا ہے۔ کہ اس شخص میں ایمان پیدا ہو گیا ہے۔ وہ

شجاعت اور دلیری

ہے۔ ایمان کا سب سے بڑا وصف یہ ہے۔ کہ وہ ایک بزدل کو بھی بہادر اور دلیر بنا دیتا ہے۔ ایمان سے پہلے بالکل ممکن ہے۔ ایک شخص بزدل ہو۔ کمزور ہمت اور پست خیالات رکھتا ہو۔ مگر جونہی اس کے اندر ایمان داخل ہوتا ہے۔ اس کی ساری بزدلی دور ہو جاتی ہے۔ اس کی ساری کمزوری جاتی رہتی ہے۔ اور وہ شیر سے بھی زیادہ بہادر اور دلیر ہو جاتا اور موت سے بالکل بے خوف اور نڈر بن جاتا ہے۔ یہ عظیم الشان تبدیلی ایمان ہی انسان کے دل میں پیدا کر دیتا ہے اس کی مثال

قرآن مجید سے

ملتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں لکھا ہے کہ فرعون مصر کے ساحروں کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرایا اس نے ملک کے تمام ساحروں کو ایک میدان میں جمع کیا۔ اور انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں تیار کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تائید میں ایک غیر معمولی نشان دکھایا۔ ساحر فوراً سمجھ گئے۔ کہ یہ نشان کسی

سحر کا نتیجہ

نہیں۔ بلکہ ایک بالا طاقت کا کرشمہ ہے۔ وہ نشان دیکھتے ہی اس خدا پر ایمان لے آئے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ ایمان لانے سے پہلے جب وہ ساحر فرعون کے پاس آتے ہیں تو باوجودیکہ فرعون نے انہیں خود بلایا۔ اور انہیں بھی یہ یقین تھا کہ اگر اس معاملہ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ تو فرعون انہیں بہت بڑی عزت اور درجہ دیگا۔ مگر وہ اس قدر پست خیالات رکھتے تھے کہ فرعون سے کہتے ہیں۔ ءانّ لنا لاجراً ان کنا نحن الغالبین۔ آپ نے ہمیں بلایا تو ہے لیکن اگر ہم جیت گئے۔ تو کیا آپ ہمیں کچھ دینگے بھی؟ فرعون نے کہا نعم وانکم لمن المقربین۔ ہاں تمہیں انعام ملیگا۔ اور انعام ہی کیا۔ تم میرے مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔ یہ مطالبہ جو انہوں نے فرعون سے کیا صریح طور پر ان کی پست ہمتی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس مقابلہ میں جیت جاتے تو یہی کامیابی انکے لئے بہت بڑی عزت ہوتی۔ اور پھر جبکہ بادشاہ نے انہیں خود بلایا تھا۔ تو لازمی تھا۔ کہ وہ ان کو انعام و اکرام دیتا اور انہیں اپنے مقربین میں داخل کر لیتا۔ مگر انہوں نے ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے کہا۔ ہم آئے تو ہیں۔ مگر پہلے یہ بتا دیں۔ کہ اگر ہم جیت گئے۔ تو ہمیں آپ کچھ دینگے یا نہیں۔ تو انعام کا پہلے ہی مطالبہ کرنا ان کی دون ہمتی اور خیالات کی پستی کا ثبوت تھا۔ مگر جونہی ایمان ان ساحروں کے دلوں میں داخل ہوا اور انہیں یقین ہو گیا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس خدا نے بھیجا ہے۔ جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔ تو معاً ان کے سارے کمزور خیالات دور ہو گئے۔ ان کی ساری پست ہمتی مفقود ہو گئی۔ اور وہ یہاں تک

دلیر اور نڈر

ہو گئے۔ کہ جب فرعون نے انہیں دھمکی دی۔ کہ چونکہ تم میرے کہنے اور حصول اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو اسلئے میں تمہیں صلیب دونگا۔ تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا۔ تو وہ کہہ اٹھے۔ کہ ہمیں کچھ پرواہ نہیں زیادہ سے زیادہ تو یہی کر سکتا ہے۔ کہ ہمیں مار دے۔ سو بیشک۔ اگر تیری یہی مرضی ہے۔ تو ہم حاضر ہیں۔ مگر ہم حق نہیں چھوڑ سکتے۔ اور راستی سے ایک منٹ کے لئے بھی کنارہ نہیں کر سکتے یہ

عظیم الشان تبدیلی

جوان میں پیدا ہوئی۔ آخر کس طرح ہوئی۔ اور کس چیز نے ان میں یہ تغیر پیدا کر دیا۔ صرف ایمان نے۔

اس کی مثالیں اس زمانہ میں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔

افغانستان میں

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید تھے۔ وہ ایک عرصہ سے پوشیدہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ پر ایمان لا چکے تھے۔ مگر ابتدا میں آپ نے اپنا ایمان ظاہر نہ کیا۔ سوائے اس کے کہ اپنے بعض شاگردوں کو قادیان بھیجتے۔ چنانچہ ان کے کئی شاگرد قادیان آئے۔ اور انہوں نے یہی کہا۔ کہ ہمیں ہمارے ایک بزرگ استاد نے بھیجا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ قادیان میں مسیح و مہدی پیدا ہوا ہے۔ اس کے پاس جاؤ۔ غرض ان کے بہت سے شاگرد قادیان آئے۔ مگر انہوں نے اپنے ایمان کو مخفی رکھا۔ آخر کار کئی سالوں کے بعد وہ خود قادیان آئے۔ اور چند ماہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہے۔ اس کے بعد ان میں ایسی زبردست تبدیلی پیدا ہوئی۔ کہ انہوں نے کہا۔ میں اب مخفی نہیں ہونگا۔ بلکہ چاہتا ہوں۔ کہ اپنے ایمان کو دنیا پر ظاہر کر دوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے خوب معلوم ہے۔ مجھے اپنا ایمان ظاہر کرنے میں جان کا خطرہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ میں قتل کیا جاؤں گا۔ مگر باوجود اس کے میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ افغانستان کی سرزمین کو

خون کی ضرورت

ہے۔ اور وہ میرا ہی خون ہو گا۔ جو پہلے اس زمین پر بہایا جائے گا۔ غرض وہ بہادر اور دلیر انسان جب اس یقین پر قائم ہوا۔ تو ایمان کے جوش کے ساتھ یہاں سے گیا۔ اور خود ہی جا کر امیر کابل کو اطلاع دی۔ کہ میں قادیان گیا تھا۔ اور وہاں خدا کا مسیح نازل ہوا ہے۔ میں نے اسے قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے خیال کیا۔ بجائے اس کے کہ میری کوئی اور شخص رپورٹ کرے۔ میں خود ہی کیوں نہ اپنی رپورٹ پہنچا دوں۔ پس انہوں نے کابل پہنچتے ہی

امیر کو ایک تبلیغی خط

لکھا۔ مگر چونکہ وہ نہایت ہی معزز اور بارسوخ انسان تھے۔ اور دربار سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اس لئے ان کے بعض دوستوں نے ان کی سلامتی کے خیال سے تبلیغی خط کو دبا لیا۔ ان کا خیال تھا۔ کہ میرا تبلیغی خط جونہی پہنچا۔ سوار

مجھے گرفتار کرنے کے لئے آ جائیں گے۔ مگر جب چند دنوں کی انتظار کے باوجود گرفتار کرنے والے سوار نہ پہنچے۔ تو انہوں نے ایک دوسرا تبلیغی خط امیر کو لکھا۔ جو اسے پہنچ گیا۔ اس پر

صاحبزادہ عبد اللطیف رضؓ صاحب

کو بلایا گیا۔ خود بادشاہ بھی ان کی بڑی عزت کرتا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ آپ دل میں بیشک ایمان رکھیں۔ مگر ظاہراً کہدیں۔ کہ میں ایمان نہیں لایا۔ میں آپ کو بالکل بری کردونگا۔ مگر انہوں نے کہا۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ میں اپنی جان بچانے کی خاطر ایک حق بات کو چھوڑ دوں۔ وہ مضبوطی سے اپنی بات پر قائم رہے۔ اور آخر شہید کردیئے گئے۔ تو جان کی پرواہ نہ کرنا بلکہ خوشی اور مسرت سے خدا کی راہ میں جان دے دینا۔ اور ایسی بہادری اور جرأت دکھانا صرف ایمان کی بدولت ہی حاصل ہوتا ہے۔ جس دل میں ایمان نہ ہو۔ وہ ایسے نازک مراحل پر مضبوطی سے قائم نہیں رہ سکتا۔

اسی طرح

مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید

تھے۔ جب ان کو پکڑا گیا۔ تو انہوں نے جیلخانہ سے یہاں ایک خط بھیجا۔ جو آج تک موجود ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا۔ کہ اگرچہ میں ایک نہایت ہی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں محبوس ہوں۔ اور روشنی کے داخل ہونے کا بھی اس میں کوئی رستہ نہیں۔ مگر یہ تاریکی مجھے نہایت ہی خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ مجھے باہر کی روشنی سے وہ لذت اور سرور حاصل نہ ہوا۔ جو یہاں آکر اس تاریک اور تنگ کوٹھڑی میں ملا۔ مگر وہ کونسی چیز تھی۔ جس نے اس تاریک کوٹھڑی کو ان کے لئے راحت اور مسرت کا مقام بنا دیا۔ صرف اس ایمان نے جو ان کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیدا ہوچکا تھا۔ انہوں نے بھی نہایت بہادری کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنی جان دی۔ چنانچہ ہمارے سلسلہ کے ایک دشمن اخبار نے جو کابل سے نکلتا تھا۔ اس وقت گواہی دی تھی۔ کہ نعمت اللہ آخری دم تک اپنی بات پر اڑا رہا۔ اور موت تک اپنے عقائد بیان کرتا رہا۔ اور آخری سانس تک وہ اپنا ہی وعظ کرتا رہا۔ تو یہ کیا چیز تھی۔ جس نے ان سے اپنی جان کا غم بھلا دیا۔ اور جس کی وجہ سے جب پتھر برس رہے تھے۔ تب بھی وہ حق کی آواز بلند کرتا رہا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر

کامل ایمان

ہی تھا۔ تو ایمان کی ایک بڑی علامت یہ ہے۔ کہ وہ بزدل کو بھی بہادر بنا دیتا ہے۔ اور جس شخص کے دل میں ایمان داخل ہوجاتا ہے۔ وہ کسی بڑی سے بڑی مصیبت کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔

ایمان کی اور بھی بہت سی علامتیں ہیں۔ جن میں سے ایک اور وہ ہے۔ جس کا پتہ تاریخ اور واقعات سے چلتا ہے۔ پہلی علامت بھی ایسی ہی تھی۔ جس کا پتہ واقعات اور مشاہدات سے چلا۔ اور یہ علامت بھی ایسی ہی ہے۔ کہ اس کا پتہ بھی مشاہدات سے چلتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض

خاص شخصیتوں سے محبت

ہو۔ مثلاً تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو کفر کی حالت میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی۔ مگر اسلام لانے کے بعد انہوں نے خود شہادت دی۔ کہ ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہ تھا۔ جس سے انہیں اسقدر نفرت ہو۔ جسقدر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی یا جب ایمان لائے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے انہیں ایسا عشق پیدا ہوگیا۔ کہ اس عشق کی بھی کہیں نظیر نہیں ملتی۔ آخر کس چیز نے ان لوگوں کے دلوں میں ایسی گہری محبت پیدا کردی۔ اور کس نے انہیں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والا و شیدا بنا دیا۔ اُسی ایمان نے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے انہیں حاصل ہوا۔ اور اس یقین نے جو اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے دلوں میں پیدا ہوا۔ تو ایمان کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض شخصیتوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حب الانصار من الایمان انصار کی محبت ایمان کا جزو ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مدینہ کے جو لوگ ہیں ان سے محبت کرنا ایمان میں شامل ہے۔ بلکہ آپ کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ لوگ جو

دین کے ناصر

ہوں۔ اور جو دین سے محبت رکھتے اور اس کی اشاعت میں کوشاں ہوں۔ ضروری ہے۔ کہ ان سے محبت کی جائے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ قول سنا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ لوگ جو باہر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ اور جو اپنے وطن چھوڑ کر اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہوکر اور اپنے بیوی اور بچوں سے علیٰحدہ ہوکر خدمت دین کے لئے باہر جاتے ہیں۔ میں اپنے دل میں ان لوگوں کا احسان محسوس کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ میرا کام کر رہے ہیں کیا واقعی اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسلام ترقی کرے۔ تو ہمارے لئے ضروری ہوجاتا ہے۔ کہ ان لوگوں سے بھی محبت رکھیں۔ جو اسلام کو پھیلا رہے ہیں۔ اور اگر ہم واقعی چاہتے ہیں کہ دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام کا ڈنکا بج جائے۔ اور تمام قومیں اور افراد داخلِ اسلام ہوجائیں۔ تو اس خواہش کا ضروری نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جو

دین کی اشاعت

کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔ اپنے اوقات وقف کرتے ہیں۔ اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔ اور اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں سے جدا ہوتے ہیں۔ اُن سے محبت کریں۔ اگر ہم ان لوگوں سے محبت نہیں کرینگے۔ تو بالفاظ دیگر ہمیں اسلام سے بھی محبت نہیں ہوگی۔

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو کہا کرتے ہیں۔ اس قسم کی محبت پرستش ہے۔ وہ اس دینی اور لوجہ اللہ محبت کو پرستش کا نام دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ محبت پرستش نہیں۔ بلکہ اگر ایک طرف ذاتی طور پر انسان کے لئے برکات کا موجب بنتی ہے۔ تو دوسری طرف

سلسلہ کی ترقی

کا بھی موجب ٹھہرتی ہے۔ ذاتی طور پر اس طرح برکتوں کا موجب ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ جو ان سے محبت کرتے ہیں خدا ان سے محبت کرتا ہے۔ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ جو کسی کے عزیز سے محبت کرتا ہے۔ اس سے وہ خود بھی محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ ہمارا دنیا میں روزانہ مشاہدہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہمارے عزیزوں سے محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ ہم بھی ان سے محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جو لوگ خدا کے مقبول ہوں۔ اگر ہم ان سے محبت کرینگے۔ تو خدا بھی ہم سے محبت کرے گا۔ اور اگر دشمنی کرینگے۔ تو خدا ہمارا دشمن ہوگا۔ تو خدا کے پیاروں اور مقبولوں سے محبت کرنے کا

ایک ذاتی فائدہ

یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی محبت خدا کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ محبت انکی دعاؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ دو قسم کے لوگوں کے لئے نشان دکھایا کرتا ہے۔ ایک وہ جو انبیاء کی مخالفت میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ خدا کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ تب خدا ان کے لئے

قہری نشانات

دکھاتا ہے۔ یعنی بعض نشان قہری رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو دشمنوں کی وجہ سے دکھائے جاتے ہیں۔ مگر آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بعض نشانات اللہ تعالیٰ اپنے ایسے دوستوں کے لئے دکھایا کرتا ہے جو اس کے جاں نثار اور پیارے ہوتے ہیں۔ اور جن کے رگ و ریشہ میں اس کی محبت موجزن ہوتی ہے۔ اور ان کے دل

عشق الہٰی سے بھرپور

ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے محبت رکھنے والے جب کسی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو خدا کے پاک بندوں کے دل میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر ان کی تائید اور نصرت فرماتا ہے۔ غرض آپ فرماتے دو قسم کے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نشانات دکھاتا ہے۔ ایک وہ جو حد سے زیادہ عداوت میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ جو حد سے زیادہ محبت میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ایسے لوگوں سے جب محبت کی جاتی ہے۔ تو تکالیف اور مصائب کے موقعہ پر ان کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ غیر معمولی تائید کرتا۔ اور خاص طور پر نشاناتِ آسمانی سے موید فرماتا ہے۔ تو یہ محبت پرستش نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اگر ہم ایسے لوگوں سے محبت کریں گے۔ تو خدا ہم سے محبت کرے گا۔ اور مشکلات کے وقت ان کے دل میں ہمارے لئے رقت پیدا ہوگی۔ اور وہ دعا کریں گے۔ جس سے ہماری مشکلات کا حل ہوگا۔ یہ رقت درد اور جوش محض تعلق ہی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہمارا ان سے تعلق ہوگا۔ ہمیں ان سے دلی محبت ہوگی تو ہمارا یہ تعلق انہیں مجبور کرے گا۔ کہ وہ دل سے دعا کریں۔ تب خارق عادت طور پر خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔

پس یہ محبت پرستش نہیں۔ بلکہ اس میں انسان کا ذاتی فائدہ ہے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ ایسے لوگوں سے محبت صرف اپنے ذاتی فوائد کے لئے ہی ضروری نہیں۔ بلکہ

سلسلہ کی ترقی اور جماعت کی بہبودی

کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہمیں ان لوگوں سے محبت ہو۔ جن کے ماتحت ہم نے کام کرنا ہے۔ دنیا میں دو طریق پر کام کئے جاتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو کسی کام کو فرض اور ڈیوٹی سمجھ کر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ کام ہم نے کرنا ہے۔ اگر نہ کیا تو سزا ملے گی۔ بے شک ایسا شخص بھی ایک خدمت بجا لاتا ہے۔ مگر ایک دوسرا شخص ہوتا ہے۔ جو اس لئے کوئی کام نہیں کرتا۔ کہ یہ اس کا فرض ہے۔ یا اگر اس نے وہ کام نہ کیا۔ تو اسے سزا ملیگی بلکہ وہ دلی محبت اور جوش سے کام کرتا ہے۔ کام کرتے وقت اسے فرض کا خیال نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی محبت اسے مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ کام کرے۔ اور یقیناً وہ قوم زیادہ جلدی کامیابی حاصل کر لیتی

ہے۔ جس کے افراد فرض سمجھ کر نہیں۔ بلکہ

محبّت کے جوش سے

کام کرتے ہیں۔

محبت کے جوش جس عجیب طور پر نتیجہ دکھایا کرتے ہیں اس کی

ایک چھوٹی سی مثال

دیکھ لو۔ وہ شخص جو فرض کے طور پر ایک کام کرتا ہے۔ جنگ کے موقعہ پر اگر وہ سستی کرے۔ تو وہ بہانے بنا سکتا ہے۔ اور کہہ سکتا ہے۔ کہ میرے پاس یہ یہ عذر ہے۔ لڑنے کا موقعہ نہ تھا۔ یا ہتھیار میرے پاس نہ تھے۔ مگر جو شخص محبت کے جوش میں کام کرے۔ وہ اس قسم کے بہانے نہیں بناتا۔ بلکہ اپنے جوش کے ماتحت کام کرتا ہے۔ جنگ بدر میں

کس نے ابوجہل کو قتل کیا؟

کیا وہ کوئی بڑا پہلوان تھا۔ کیا وہ کوئی بڑا جنگ آزمودہ جرنیل تھا۔ یا کیا وہ کوئی نامور سپہ سالار تھا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ تاریخ بتلاتی ہے کہ وہ دو نوعمر لڑکے تھے۔ جن کے دلوں میں محبت جوش مار رہی تھی اور جنہوں نے سنا تھا۔ کہ ابوجہل ہمارے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا۔ اور دکھ پہنچاتا ہے۔ یہ محبت تھی۔ جو ان کے دلوں میں جوشزن تھی۔ وہ دشمنوں کی فوجوں کو چیرتے ہوئے عین اس مقام پر پہنچے۔ جہاں ابوجہل کھڑا تھا۔ اور اسے تلوار سے مار کر گرا دیا۔ یہ بہادری کا نمونہ جو ان دو نوعمر لڑکوں نے دکھایا صرف اس محبت کا نتیجہ تھا۔ جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ اگر وہ محض اپنا فرض بجا لانے کے لئے لڑنے آتے۔ تو اول تو وہ جنگ کے لئے آتے ہی نہ۔ اور کہتے۔ کہ ہم پر جنگ فرض نہیں۔ ہماری عمر چھوٹی ہے۔ اور اگر وہ آبھی جاتے۔ تو اس خطرناک موقعہ پر نہایت دلیری سے نہ نکلتے۔ مگر وہ تیرہ تیرہ اور چودہ چودہ سال بچے جو گھروں سے چھپ چھپ کر نکلتے تھے۔ تا انہیں کوئی اور شخص نہ دیکھ لے۔ اور انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک نہ دے اور جو چاہتے تھے۔ کہ ہم صرف میدان جنگ میں ہی ظاہر ہوں۔ محض اس محبت کی وجہ سے جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی۔ دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے گئے۔ اور قلب لشکر میں پہنچ کر انہوں نے ابوجہل کو گرا دیا تھا وہ محبت جو ان دو نوعمر لڑکوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے تھی۔ اسی نے وہ نتیجہ دکھایا۔ جو دوسری حالت میں نہیں دکھایا جا سکتا تھا۔ ایسی محبت کے

اور بھی کئی نظائر

ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ جنگ بدر کے موقعہ پر کفار کی طرف سے ایک شخص کو بھیجا جاتا ہے۔ کہ وہ جا کر اسلامی لشکر کا جائزہ لے۔ وہ واپس آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میں نے اونٹوں پر انسانوں کو سوار نہیں دیکھا۔ بلکہ مجھے

یوں معلوم ہوا۔ کہ اونٹوں پر موتیں سوار ہیں۔ اور وہ لوگ میدان جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ مرنے کے لئے آئے ہیں۔

اسی طرح صلح حدیبیہ کے وقت

قریش کا ایک سردار

سفیر بن کر مسلمانوں کے پاس جاتا ہے۔ اور واپسی پر آ کر کہتا ہے۔ کہ میں نے کسریٰ کے دربار کو دیکھا۔ میں نے قیصر کے دربار کو دیکھا۔ میں ایران و روم سے ہو آیا۔ میں نے بہت سے ملک بہت سی فوجیں اور بہت سے لوگوں کو دیکھا۔ مگر جو نمونہ میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دربار میں دیکھا۔ بخدا وہ نہ میں نے کسریٰ کے دربار میں دیکھا۔ نہ قیصر کے دربار میں اور نہ ہی کسی اور ملک میں۔

وہ کیا چیز تھی؟

جس کا اثر اس قریش کے سردار پر ہوا۔ صرف محبت اور عشق تھا وہ پیار تھا۔ جو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھا۔ اسی محبت کی وجہ سے دشمن بھی سمجھتے تھے۔ کہ مسلمان جو لڑنے کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ یہ محض سپاہی ہی نہیں۔ بلکہ جان قربان کرنے والے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہری محبت اور عقیدت رکھنے والے وجود ہیں۔ غرض وہ جاں نثاری جو صحابہ میں تھی محض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے تھی۔ پس یہ محبت پرستش نہیں۔ بلکہ

کامیابی کا گُر

ہے۔ اور وہ قوم ضرور کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ جو اپنے سرداروں سے اور ان لوگوں سے جو خدا کے پیارے ہوں۔ محبت کرتی۔ اور خدا کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوتی ہے۔ پس مت سمجھو کہ اس قسم کی محبت پرستش ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں۔ کہ ایسی محبت پرستش ہے بیوقوف ہیں وہ جو کہتے ہیں۔ کہ ایسی محبت پرستش ہے۔ دراصل جب معترض دیکھ لیتے ہیں کہ ایسے لوگ پرستش کرتے ہیں تو اپنے دلوں میں جلتے ہیں اور اندر ہی اندر یہ آرزو رکھتے ہیں۔ کہ کاش ہمارے اندر بھی ایسی ہی محبت کرنے والے لوگ پیدا ہوں۔ مگر وہ اس خواہش کو چھپانے کے لئے کہہ دیتے ہیں یہ لوگ پرستش کرتے ہیں۔ حالانکہ خوش قسمت ہے وہ انسان اور مبارک ہے وہ شخص جو اس قسم کی محبت رکھتا ہے۔ اور مبارک ہے وہ قوم جس کے افراد

اپنے سردار سے

ایسی محبت رکھتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی ایمان بخشے!

آمین!

مذاہب غیر

زرتشت نبی علیہ السلام اور آپ کی تعلیمات

حضرت زرتشت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء میں سے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ کا پارسی مذہب انہی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی کے حالات تفصیلاً کسی جگہ نہیں ملتے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ آپ اس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ جب کہ تاریخ نویسی کا فن موجود نہ تھا۔ اور یا پھر یہ وجہ ہو۔ کہ آپ کی قوم اپنی تاریخ کو محفوظ رکھنے سے غافل رہی ہو بہرحال مختلف ذرائع سے آپ کے جو حالات میسر آسکے ہیں وہ ہدیہ قارئین کرام کئے جاتے ہیں۔

جائے پیدائش اور زمانہ پیدائش

آپ کی پیدائش کے زمانہ کے متعلق بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن جو بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہی ہے کہ آپ کا زمانہ ۵۸۳ - ۶۶۰ قبل مسیح ہے گویا اس حساب سے آپ کی عمر ۷۷ برس کی ہوئی۔ اسی طرح آپ کی جائے پیدائش کے متعلق بھی اختلافات ہیں۔ لیکن محققین کی اکثریت نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ آپ آذربائیجان یعنی میڈیا کے مغرب میں پیدا ہوئے۔ یا بالفاظ صحیح تر یوں کہا جاسکتا ہے۔ کہ آپ کی پیدائش جھیل یوردمیاہ کے قریب ہوئی ؛

پیدائش کے حالات

حضرت زرتشت شاہی خاندان سے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام پوروشاسپو اور والدہ ماجدہ کا نام دغدوا لکھا ہے۔ اکثر روایات میں ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ ابھی صغیر السن ہی تھیں۔ کہ آسمان سے ایک نور اترا اور ان کے اندر داخل ہوگیا۔ اس کیفیت سے ان کی حالت ایسی ہوگئی۔ کہ آپ کو پاگل سمجھا جانے لگا۔ اور آپ کے والد یعنی حضرت زرتشت کے نانا اپنی بیٹی کو اس خیال سے کہ بوجہ خرابی دماغ میری رسوائی یا کسی اور قسم کے نقصان کا موجب نہ ہو۔ گھر سے نکال دیا۔ آپ پھرتی پھراتی اس علاقہ میں پہنچ گئیں۔ جہاں حضرت زرتشت کے آباؤ اجداد حکمران تھے۔ اور اس وقت کے حکمران نے جو بعد میں حضرت زرتشت کے دادا بنے اپنے بیٹے کی شادی ان سے کردی۔

بچپن کے حالات

آپ کے زمانہ بچپن کے حالات بھی بہت حد تک پردہ اخفاء میں ہیں۔ صرف اسی قدر پتہ چلتا ہے کہ سات برس کی عمر میں آپ کو ایک زبردست عالم اور بزرگ شخص کی تربیت میں دیدیا گیا۔ جس کا نام برزن کورس بتایا جاتا ہے بارہ تیرہ سال کی عمر میں آپ نے اس زمانہ کے علماء وغیرہ سے جو قدیم سنت کے مطابق صحیح راہ کو چھوڑ کر نفس پرستی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ زبردست مناظرے شروع کردئے۔ اور اس علم کی بناء پر جو بوجہ قرب الٰہی آپ کو عطا کیا گیا تھا۔ انہیں نیچا دکھانے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ گروہ جو ہمیشہ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کی مخالفت کرتا چلا آیا ہے۔ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا

جوانی میں یاد الٰہی

آپ کے متعلق لکھا ہے کہ بیس برس کی عمر میں آپ تمام دنیوی علائق سے منہ موڑ کر ایک غار میں جا رہے۔ اور دس سال تک اس میں عبادت کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دس سال کے عرصہ میں آپ نے کسی سے کلام تک نہیں کی۔ جس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ دنیا اور اس کی دلچسپیوں سے آپ نے کوئی سروکار نہ رکھا ہے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں آپ صرف پنیر پر ہی گذر اوقات کرتے رہے ؛

آغاز وحی

جب آپ کی عمر تیس برس کی ہوئی۔ تو ایک دن آپ اپنے ملک کے ایک دریا ڈیٹی نام کو عبور کرکے اس کے کنارہ پر کھڑے تھے۔ کہ کشفی حالت طاری ہوگئی۔ اور آپ نے ایک نورانی اور چمکتی ہوئی خوبصورت شکل دیکھی۔ جو بلحاظ قد و قامت اور جسامت انسان سے نو بس گنا بڑی تھی۔ یہ دراصل فرشتہ تھا۔ جس نے آپ سے کہا اٹھ۔ اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلا۔

حضرت زرتشت دربار الٰہی میں

روایات میں ہے کہ یہ فرشتہ اسی کشفی حالت میں حضرت زرتشت کو آسمان کی طرف لے اڑا۔ جوں جوں آپ اوپر جاتے تھے۔ آسمان کے دروازے کھلتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ خدا تعالیٰ کے حضور پہونچ گئے۔ انوار الٰہی کی روشنی اس قدر تیز تھی۔ کہ وہاں آپ کو اپنا سایہ تک نظر نہ آتا تھا۔ آپ نے خالق اکبر کے سامنے اپنی بندگی اور عبودیت کا اظہار کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کی۔ دربار خداوندی سے آپ کو ضروری احکام دیئے گئے۔ اور باطنی علوم عطا ہوئے۔ آپ کو اپنے مذہب کی آئندہ حالت سے اطلاع دی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ آپ اور آپ کی جماعت کو کن کن مصائب و مشکلات سے دوچار ہونا پڑیگا۔ پھر کس طرح ترقیات عطا ہوں گی۔ غرضیکہ اول سے آخر تک آپ کے مذہب کی حالت اور اس کی صحیح تصویر آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ لکھا ہے یہ حالت کشفی ایک دن میں تین بار آپ پر وارد ہوئی۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو یہ یقیناً وہی حالت ہے۔ جو ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے موقعہ پر پیش آئی

پارسی لوگ اس معراج کو خدا تعالیٰ سے پہلی ملاقات یا پہلی کانفرنس" کہتے ہیں۔ اور اس سال کو جب آپ پر نزول وحی ہوا۔ "مذہب کا سال" کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ آپ کی چھ کانفرنسیں اور بھی ہوئیں۔ مگر وہ خدا تعالیٰ سے نہیں۔ بلکہ فرشتوں کے ساتھ تھیں۔ اور بعد ازاں سلسلہ وحی مسدود ہوگیا۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ سنت الٰہی یہی ہے کہ جب وہ کسی اپنے برگزیدہ بندے کو مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے۔ اور ماموریت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے۔ تو پھر اس فضل کے دروازے اس پر بند نہیں کرتا اور یہ ناممکن ہے۔ کہ خدا کا فرستادہ موجود ہو۔ اور اس پر نزول وحی بند ہو ؛

شیطان کی طرف سے آزمائش

لکھا ہے۔ ان چھ کانفرنسوں کے بعد شیطان نے آپ کو پکارا اور کہا۔ تیرے والدین میرے تابع فرمان تھے۔ تو میری مخالفت کرکے خواہ مخواہ اپنی تباہی کے سامان نہ پیدا کر۔ اگر تو میری پیروی کریگا۔ تو تجھے حکومت و سلطنت اور دنیوی عیش و آرام مہیا ہوں گے۔ لیکن آپ نے اسے سخت الفاظ میں جواب دیا۔ اور کہا اگر ساری دنیا کی بادشاہت کا بھی تو وعدہ کرے۔ تو میں اس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی عبادت کروں گا۔ اور اس کی راہ میں خواہ کس قدر مصائب اور مشکلات مجھے پیش آئیں۔ ان کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ ؛

حضرت زرتشت کی شادی

لکھا ہے کہ بلوغت کے بعد جب آپ کی شادی کا انتظام ہونے لگا۔ تو آپ نے اپنے والد سے صاف کہدیا۔ کہ میں لڑکی کو دیکھے بغیر شادی نہیں کروں گا۔ آپ کی شادی تین دفعہ ہوئی۔ پہلی بیوی سے ایک لڑکا جس کا نام است وستر تھا اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں دوسری بیوی سے دو لڑکے ہوری ستر اور اردو نتر پیدا ہوئے۔ اور تیسری سے کوئی اولاد نہ ہوئی ؛

نقشہ تبلیغی سکیم حلقہ جات جماعت احمدیہ ضلع منٹگمری

مہتمان اور نائب مہتمان تبلیغ کی رہنمائی کے لیے مندرجہ ذیل نقشہ بطور نمونہ کے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ منٹگمری کی جماعت اپنی تبلیغی تنظیم میں تمام جماعتوں کے پیش پیش ہے۔ اور میں منٹگمری کے ڈسٹرکٹ سیکرٹری تبلیغ کا تیار کردہ نقشہ جو مکمل صورت میں ہے پیش کر کے تمام کارکنانِ نظارت ہذا سے التماس کرتا ہوں کہ وہ جلدی مجھے ایسے نقشے تیار کر کے بھیج دیں۔ اور اس کے مطابق کام جاری کر کے مشکور فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

نائب مہتمم تبلیغ	چودھری محمد سعید صاحب کوٹھی دارالرحمت کینال ہال منٹگمری بمعاون نائب مہتمم چودھری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری									
ڈسٹرکٹ سیکرٹری تبلیغ	بابو غلام حسین صاحب نقشہ نویس نہر لوئر باری دوآب منٹگمری									
تحصیل	منٹگمری	چیچہ وطنی		اوکاڑہ			پاکپتن		دیپالپور	
نام انسپکٹر	بابو غلام حسین صاحب نقشہ نویس نہر لوئر باری دوآب منٹگمری	ماسٹر علی محمد صاحب مسلم ہیڈ ماسٹر گوٹھ جندراں		چودھری غلام سرور صاحب نمبردار $\frac{55}{3L}$ اوکاڑہ			چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن		چودھری فضل الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر دیپالپور	
نام سرکل تبلیغ	منٹگمری	چیچہ وطنی	ہڑپہ	دینالہ خورد	اوکاڑہ	صدر گوگیرہ	پاکپتن	عارف والہ	بصیر پور	دیپالپور
نام سیکرٹری تبلیغ	بابو ممتاز علی صاحب سٹور کیپر سنٹرل جیل منٹگمری	مولوی ابراہیم صاحب $\frac{7}{11L}$ براستہ ہڑپہ	ماسٹر فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر $\frac{45}{12L}$ براستہ چیچہ وطنی	مولوی سراج الدین صاحب معرفت بابو عبدالرزاق صاحب اوورسیر دینالہ ہیڈ	[illegible]	سید محمد حسین صاحب ماسٹر گوگیرہ صدر	چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن	منشی چراغ الدین صاحب مڈل سکول عارف والہ	چودھری خان محمد صاحب گرداور قانونگو بصیر پور	چودھری فضل الٰہی صاحب سب پوسٹ ماسٹر دیپالپور
تعداد انصار اللہ	7	×	×	4	6 4	×	6	6	5	6
تبلیغی حلقہ جات (نام دیہات)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حلقہ وار تعداد مضافات	19, 14, 17, 14, 44, 32, 20, 15, 24, 22, 12, 32	20, 24, 29, 10, ", 21	15, 26, 15, 16, ", 17, 15	31, 25, 21, 22, 24, 21	17, 25, 16, 17, 28, 22	27, 20, 26, 22, 15	45, 32, 37, 26, 11, 37	43, 52, 32, 14, 66	58, 63, 53, 36, 57, 46	32, 52, 18, 53, 39
سرکل وار تعداد مضافات	273	125	121	149	125	110	220	207	313	230
تعداد مضافات زیر انسپکٹر	273	246		384			427		543	
تعداد مضافات	1873									

ہدایات:

(۱) ہر ایک ذیل کو ایک حلقہ تبلیغ قرار دیا گیا ہے جس میں متعدد دیہات ہیں جن کی تعداد ہر حلقہ کے نیچے درج ہے۔ (۲) ذیلوں کے نیچے والے دیہات کے ناموں کی فہرست ہر ذیلدار سے مل سکتی ہے۔ اگر کسی تبلیغی سیکرٹری کو نام نہ مل سکیں۔ تو وہ ڈسٹرکٹ سیکرٹری سے دریافت کر سکتا ہے۔

(3) یہ مستقل حلقہ جات تبلیغی ہیں خواہ ان میں احمدی ہے یا نہیں۔ اور ان میں تبلیغ کرنا سیکرٹری کا ذمہ ہے۔ جب ایک حلقہ کو شروع کیا جائے۔ تو اس وقت تک دوسرا نہ شروع کیا جائے۔ جب تک اس کے تمام گاؤں ختم نہ ہو جائیں۔ خواہ ایک حلقہ میں ایک سال ہی کیوں نہ لگ جائے۔

(4) ہر ایک انصار اللہ کم از کم ۳ دن اور زیادہ سے زیادہ جس قدر چاہے وقف کرے۔ ہر سیکرٹری انصار اللہ کی مرضی سے ایک دو تبلیغی حلقہ میں انصار اللہ کو بھیجے۔ (5) بوقت ضرورت انصار اللہ اور لیکچراروں کے وفد بھی نائب مہتمم صاحب ایک دم استعمال کر سکتے ہیں۔

(6) ہر سرکل کا سیکرٹری اپنی ماہواری تبلیغی رپورٹ ہر ماہ کی 30 تاریخ سے پہلے ڈسٹرکٹ سیکرٹری کے پاس ارسال کرے۔ (7) ہر قسم کی خط و کتابت متعلقہ تبلیغی جلسوں اور مناظروں وغیرہ بجائے ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کے منٹگمری میں ڈسٹرکٹ سیکرٹری کے ساتھ کی جائے گی۔

(8) تمام ڈسٹرکٹ تبلیغ فنڈ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ سے پہلے ضلع میں بھیجی جائے۔ ان تمام ہدایات کی پوری پوری پابندی کی جائے۔

اخبار الفضل قادیان دارالامان۔ مورخہ [illegible] اکتوبر [illegible]ء

رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں داخلہ

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں چند خالی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

اس کالج میں ان ہندوستانی اور اینگلو انڈین نوجوانوں کو جو بعد ازاں انگلستان کے کیڈٹ کالجوں میں ہندوستانی فوج میں کمیشن حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہونے کے خواہشمند ہوں۔ انگریزی طریقوں پر پبلک سکول کے معیار کی تعلیم دی جائے گی۔ یہ کالج ان کے لئے ہے۔ جو فوجی ملازمت کو عمر بھر کے لئے اپنا پیشہ بنانا چاہتے ہوں اور امیدواروں کے والدین یا سرپرستوں سے اسی مضمون کا تحریری اقرار نامہ لیا جائیگا لیکن کالج میں تعلیمی نصاب اس قسم کا ہو گا کہ اگر لڑکا صیغہ فوج اور ایر فورس کے داخلہ کے امتحان میں فیل ہو جائے۔ تو وہ کسی یونیورسٹی میں داخل ہو سکے گا۔ اور یہ خیال کیا جائیگا۔ کہ اس نے کسی معمولی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ خود کالج کا ایک خاص سکول لیونگ سارٹیفکیٹ ہے۔ یہ آر۔ آئی ایم سی کا ڈپلومہ ہے جو یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے اسی طرح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ ڈپلومہ جو چیف کالجوں کے آخری امتحان پاس کرنے پر کامیاب طلباء کو دیا جاتا ہے :۔

ان اسامیوں کے لئے امیدواروں کی عمر ۲۲ فروری ۱۹۴۳ء کو ۱۱ اور ۱۲ سال کے درمیان ہونی چاہئیے۔ امیدواروں کو کسی مستند ڈاکٹر (میڈیکل پریکٹیشنر) سے اس مضمون کا سارٹیفکیٹ حاصل کرنا ہو گا۔ کہ وہ ہر ایک اعتبار سے جسمانی طور پر داخلہ کے لائق ہیں۔

جن طلبا کو داخل کیا جائیگا ان کی ہر تعلیمی سال کی فیس پندرہ سو روپیہ ہو گی۔ یہ فیس رعایتی شرح پر ہے۔ اگر آئندہ حالات کا تقاضا ہوا تو اس میں ایزادی کی جاسکتی ہے۔ تاہم کوئی ایسی ایزادی جو آئندہ عمل میں لائی جائیگی صرف نئے داخلہ پر عائد ہو گی۔ اس فیس میں پڑھائی۔ طعام۔ سکول کے ملازموں کی تنخواہ۔ کپڑوں کی دھلائی۔ مرمت اشیاء اور معمولی قسم کی بھی خدمات کا خرچ شامل ہے۔ نیز اس میں ایک فوجی وردی کے ایک سوٹ کا ابتدائی خرچ شامل ہے۔ جو طلبا کے لئے کالج میں پہننا ضروری ہے جو امیدوار مصدقہ خدمات کرنیوالے ہندوستانی افسروں کے لڑکے ہیں۔ اور جن کی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے سفارش کی گئی ہو اور ہز ایکسیلینسی جناب کمانڈر انچیف کی طرف سے نامزد کئے گئے ہوں۔ ان کی فیس ہر خاص صورت میں ہز ایکسیلینسی ممدوح مقرر کریں گے ایک سالم ٹرم (میعاد) کی فیس وصول کی جائے گی۔ تاوقتیکہ والدین یا سرپرست کالج کے حکام کو امیدوار کا نام واپس لینے کے متعلق سالم ٹرم کا نوٹس نہ دیں گے۔

ایک سٹینڈنگ ایڈوائزری بورڈ ان طلبا سے ملاقات کریگا۔ اور ان کے حالات اور تعلیم وغیرہ کا معائنہ کریگا۔ تاکہ ان کے فوج ایر فورس یا رائل انڈین نیوی میں ملازمت کے قابل ثابت ہونے کے متعلق رائے دی جائے۔ کسی ایسے امیدوار کی صورت میں جو مندرجہ بالا کسی ملازمت کے ناقابل ثابت ہو گا۔ کالج کا پرنسپل ایڈوائزری بورڈ کے فیصلہ سے اور ان وجوہات سے جس سے اس نتیجہ پر پہنچ گیا ہو۔ طلبا کے والدین یا سرپرست کو اطلاع دیگا عام طور پر ایسا طالب علم اس ٹرم کے آخر پر کالج چھوڑ دے گا۔ لیکن یہ امر والدین یا سرپرستوں کی مرضی پر ہو گا کہ وہ طالب علم کو اس عرصہ تک کالج میں رکھیں۔ کہ اسے آر۔ آئی۔ ایم سی کا ڈپلومہ۔ حاصل کرنے کا ایک اور موقع مل جائے۔ اس امر کے متعلق کہ طالبعلم کس وقت ڈپلومہ حاصل کرے۔ کالج کے پرنسپل کا فیصلہ ناطق ہو گا۔ ڈپلومہ کے امتحان میں شامل ہونے کے بعد بھی طالب علم کے والدین اسے کالج میں رکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اٹھارہ سو روپیہ سالانہ دینا منظور کریں۔ یہ رقم اس وقت سے واجب الادا ہو گی جب سے لڑکا امتحان کے بعد کالج میں دوبارہ داخل ہو فیسوں کا یہ اضافہ شدہ معیار جملہ صورتوں پر عائد ہو گا۔ خواہ طالبعلم کسی ہندوستانی افسر کا لڑکا ہو یا نہ ہو۔

ضروری ہے کہ جملہ درخواستیں اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے جس میں امیدوار عام طور پر اقامت رکھتا ہو۔ پیش کی جائیں۔ ڈپٹی کمشنر ضلع سے درخواست کا صحیح فارم اور داخلہ کے متعلق مزید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ :۔

موجودہ اسامیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کی معرفت تمام درخواستیں صاحب پرائیویٹ سکریٹری ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر کے دفتر میں ۱۰ نومبر ۱۹۴۳ء تک پہنچ جائیں۔ اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیلات شامل ہونی چاہیں

(الف) ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والدین یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ میں فوجی ملازمت کو درخواست کنندہ کا مستقل پیشہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں

(ب) عمر کا ثبوت

(ج) جسمانی قابلیت کے متعلق طبی سارٹیفکیٹ

(د) ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والدین یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ میں مقررہ فیس دینے کے قابل اور متفرق اخراجات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والدیا سرپرست کے دستخط ہوں اس مضمون کا کہ میرا لڑکا یا وارڈ غیر شادی شدہ ہے اور جب تک وہ کالج میں رہے گا اور جب تک انگلستان میں کسی کیڈٹ کالج میں تعلیمی نصاب مکمل کریگا۔ شادی نہیں کریگا :۔

تمام درخواست کنندگان سے ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر اور ایک مجلس انتخاب بروز سہ شنبہ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۴۳ء کو گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں ملاقات کریں گے (محکمہ اطلاعات پنجاب)

الفضل۔ فوج کا محکمہ ایک نہایت اہم اور ضروری محکمہ ہے۔ اور مسلمان اپنی فطری شجاعت اور بہادری کی وجہ سے اس صیغہ میں نہایت نمایاں خدمات سرانجام دے چکے اور نہایت نازک موقعوں پر موجودہ حکومت کی حفاظت کے لئے جانیں قربان کرتے رہے ہیں۔ لیکن جب سے اعلیٰ عہدوں پر ہندوستانیوں کے تقرر کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ مسلمانوں کی نسبت غیر مسلم قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی دولتمندی کی وجہ سے حکومت کا مقررہ کورس پاس کر لیتے ہیں مگر مسلمان ادھر متوجہ نہیں ہوتے وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ مندرجہ بالا اعلان سے آگاہ ہو کر اپنے بچوں کو فوجی کالج میں داخل کرانے کی پوری کوشش کریں۔ اور جنہوں نے فوجی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ ان کے ذریعہ اخراجات میں رعائت حاصل کریں۔ اس بارے میں قطعاً غفلت نہیں ہونی چاہئیے اور فوجی محکمہ کے اعلیٰ عہدوں کے لئے اپنے بچوں کو تیار کرنے میں پوری سرگرمی دکھانی چاہئیے :۔

فینسی کٹ پیس

نمبر M/8 مخمل پھولدار نہایت اعلیٰ برائے زنانہ سوٹ ہر رنگ فی پونڈ -/۳ پونڈ میں ½ ۳ گز

E-C/1 امریکن ریشمی لیڈی ڈریس کلاتھ ہر رنگ نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ فی پونڈ آٹھ روپیہ۔ پونڈ میں ۸ گز سے ½ ۹ گز تک

K/1 گز اسوٹنگ کلاتھ بجیم ہیڈ بڑے ٹکڑے فی پونڈ ۵ روپیہ پونڈ میں ۳ گز بڑا عرض

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ½ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار

مینیجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۲ کراچی

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں قیمت عہ محصول ڈاک ۸؍

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر بسلانوالی ضلع سرگودہا

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے ارکان احمدی ہیں۔ مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے

ہر قسم کے عمدہ ارزاں۔ زنانہ، مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل وعیال کے کم خرچ بالا نشین پارچات بنواؤ۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے۔ پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہئے

امریکہ کی سالم سربند گانٹھیں

موسم آرہا ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھوں کا ابھی سے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے اعلیٰ۔ نرخ سب سے ارزاں۔ وقت پر آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف تھوک نرخ طلب کرو۔

برساتی واٹر پروف کوٹ۔ جا نماز۔ قالین ارزاں نرخ پر منگوائیے

امریکن کمرشیل کمپنی۔ بمبئی نمبر ۱۱

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں۔ انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ربع حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ آپیس اول درجہ فی عدد ہے
" " " " دوم " " [illegible]
" رنگین سرخ و سبز درجہ اول " [illegible]
" " نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی " [illegible]
" " " دوم " یکطرفہ " [illegible]
" " " سوم " " " [illegible]
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴ " ۱۲
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم " [illegible]
" لیدر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم " [illegible]
بال سفید چمڑہ اول درجہ " [illegible]
" سوم یا پولر " [illegible]

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

بعدالت چوہدری جلال الدین صاحب نائب تحصیلدار

باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم گڑھشنکر ضلع ہوشیار پور

بمقدمہ تصدیق انتقال ۲۳۵ موضع کالیوال۔ بیعہ حق ملکیت پولا ولد راماں جٹ ساکن کالیوال

بنام:۔ جیل ولد گاماں جٹ ساکن کالیوال تحصیل گڑھشنکر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں پولا ولد راماں جٹ دہالیوال ساکن کالیوال تحصیل گڑھشنکر بوقت تصدیق انتقال مذکور غیر حاضر پایا گیا ہے۔ اور وہ عرصہ تین چار سال سے لاپتہ ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ برائے تصدیق انتقال مذکور اپنے گاؤں میں بحاضر آوے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ اس کی غیر حاضری میں کی جاوے گی۔

دستخط ۲۷:۔ ۹/۳۱

دیکھئے لوگ انگریزی کس طرح بلا استاد سیکھ رہے ہیں

جناب سید محمد جلیل صاحب سیکنڈ کلرک صاحب رجسٹرار آفس ضلع پورنیا سے لکھتے ہیں

مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ جب میں نے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھ کر اسے منگوایا۔ تو استاد کی مدد کے بغیر انگریزی میں مجھے اتنی لیاقت ہو گئی۔ کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔ جس کے لئے مصنف کا بیحد مشکور ہوں۔

(۲) جناب جمعدار جیونی لعل صاحب چھاؤنی کوہاٹ۔ ”جدید انگلش ٹیچر بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کافی لیاقت حاصل کر لی۔ اگر آپ اس کتاب کی قیمت ایک سو روپیہ بھی رکھتے تو بھی تھوڑی ہوتی“

۴۰۴ صفحے دوسرا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ناپسند ہو۔ تو کل قیمت واپس

قمر برادرز (جدید الف) شملہ

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی تھوڑے گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ نزلہ زکام۔ پسلی نمونیہ پلیگ۔ سوتی جھرہ۔ چیچک پیٹ ہرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے آزمائش شرط ہے۔

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم۔ ڈی ایچ۔ ایس۔ بیری اکبر پور کان پور

فٹ کئے ہوئے کوٹ

اگر آپ ادنیٰ سرمایہ سے کافی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو فوراً فٹ شدہ کوٹوں کی فہرست طلب کرو۔

مینیجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۲ کراچی

خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل کی اشاعت روز افزوں ہے۔ تاجر اصحاب نہایت معمولی نرخ پر اپنے اشتہارات شائع کرا کے فائدہ اٹھائیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۳ر اکتوبر کی صبح اسمبلی کے مسلم ارکان کا ایک وفد مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں پولیٹیکل سکرٹری حکومت ہند سے ملا۔ وفد کے قائد نواب سر عبدالقیوم تھے ارکان وفد نے حکومت پر زور دیا۔ کہ مداخلت کر کے ریاست کو ناجائز تشدد و استبداد سے روکا جائے۔ اور متنبہ کیا۔ کہ مسلم آزاری کے نتائج خطرناک ہونگے۔ بعض مسلم آزار قوانین بھی پولیٹیکل سکرٹری کے گوش گزار کئے گئے :۔

—— ۱۳ جولائی کے فسادات کی تحقیقات کے لئے جو تحقیقاتی کمیٹی حکومت کشمیر نے مقرر کی تھی۔ اور جس کا مسلمانوں نے بائیکاٹ کر دیا تھا اس نے رپورٹ شائع کر دی ہے۔ جس میں سول حکام کی ناقابلیت اور کوتہ اندیشی مگر فوج کی بروقت امداد کا اعتراف کیا گیا ہے فوج کے فائروں کو بالکل حق بجانب قرار دیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہیں کئے گئے۔ مسلمانوں کے اس دعویٰ کی تردید کی ہے۔ کہ فوج نے ہندوؤں کی حمایت کی۔ شورش کے بانی چند نوجوانوں کو قرار دیا گیا ہے۔ جنہیں ملازمت نہیں ملتی۔ کمیشن کو کامل اطمینان حاصل ہو گیا ہے۔ کہ ریاست میں مسلمانوں کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ آخر میں حکومت سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ نرمی کو ترک کر دے اور پوری سختی سے کام لے :۔

—— وفد احرار ۳ اکتوبر کو سری نگر سے سیالکوٹ پہونچ گیا۔ اور ۴ر کو مظہر علی صاحب ڈکٹیٹر مع سو والینٹرز کو ساتھ لے کر جموں روانہ ہوئے۔ لیکن ڈالووال سٹیشن پر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے انہیں روکا۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ اس لئے سب کو گرفتار کر لیا گیا :۔

—— پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی اور جرمن زبانوں کی کلاسز اسی ماہ میں کھل جائینگی ۳ مارچ اور ۱۳ مئی تک جاری رہیں گی۔ جو طلبا داخل ہونا چاہیں۔ وہ دس اکتوبر سے پہلے اپنے کالج کے پرنسپل کے توسط سے درخواستیں بھیجدیں :۔

—— ۵ر اکتوبر کو اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے رکن مالیات نے کہا۔ گذشتہ سہ شنبہ تک ایک کروڑ پچاس لاکھ کا سونا ہندوستان سے باہر گیا ہے۔ ارکان کی طرف سے زور دیا گیا کہ ہندوستان کا سونا باہر جانے کی ممانعت کر دی جائے۔ رکن مالیات نے کہا معاملہ زیر غور ہے لیکن اس کی راہ میں بعض مشکلات حائل ہیں :۔

—— لندن میں ۳ر اکتوبر کو اقلیتوں کی غیر سرکاری کانفرنس مسٹر گاندھی کی صدارت میں ہوئی۔ اور تمام اقلیتوں کے لئے خاص نمائندگی کا اصول کثرت رائے سے منظور کر لیا گیا۔ اگرچہ گاندھی مسلمانوں اور سکھوں کے سوا باقی سب کے حق میں اس کے خلاف رہے مگر ان کی کوئی پروانہ کی گئی :۔

—— ٹوکیو سے ۴ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آٹھ سو مسلح ڈاکوؤں نے شہر نیوچانگ پر حملہ کر کے ساڑھے تین سو چینی قتل کر دئے۔ اور شہر کو آگ لگا دی۔ ذرائع رسل و رسائل منقطع کر دئے :۔

—— سری نگر سے ۵ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ آج مہاراجہ سر ہری سنگھ کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں عظیم الشان شاہی دربار منعقد کیا گیا۔ جس میں مہاراجہ صاحب نے ایک شاہی اعلان کے ذریعہ تمام پولیٹیکل قیدیوں کو جو گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں گرفتار یا سزا یاب ہوئے رہا کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ مسلمانوں کی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے جو آرڈیننس جاری کیا گیا تھا جس کے ماتحت پولیس کو خاص اختیارات عطا کئے گئے تھے اسے بھی واپس لے لیا ہے :۔

—— لندن۔ ۳ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ فرقہ وارانہ مصالحت کے لئے باہمی گفتگو بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مینارٹی کمیٹی میں گاندھی جی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دے دیں گے۔ کہ سیلف گورنمنٹ دینے کے متعلق وہ اپنی پالیسی کا اعلان کرے اور اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو آپ واپس آجائیں گے :۔

—— لندن سے ۳ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ وزیر اعظم نے ان ڈیلیگیٹوں سے جو ان سے ملتے رہتے ہیں صاف کہدیا ہے کہ جب آپ لوگ درجہ نوآبادیات مانگتے ہیں۔ تو فرقہ دار مسئلہ کے فیصلہ کی توقع مجھ سے کیوں کرتے ہیں۔ پہلے اپنے درمیان فیصلہ کریں اور گورنمنٹ کے سامنے متحدہ مطالبہ رکھیں ورنہ درجہ نوآبادیات نہیں دیا جائیگا۔ اور مرکزی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہوئے صرف پراونشل اٹانومی دی جائے گی۔

—— لندن سے ۲ اکتوبر کی خبر ہے کہ افغانستان کی اس سرحد پر جو ایران اور روس سے ملتی ہے۔ بغاوت شروع ہو گئی ہے یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی پشت پر امان اللہ خاں اور ماسکو گورنمنٹ ہے :۔

—— لندن سے ۳ اکتوبر کی تار ہے۔ کہ سر علی امام جو نیشنلسٹ مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے گئے تھے۔ مسلمانوں کے مطالبات میں دوسرے مسلمان نمائندوں سے متفق ہو گئے ہیں۔ اور اب ان کی رائے میں مسلم کانفرنس دہلی کی قرارداد نہایت معقول اور موزوں ہے۔

—— ہندو اخبارات چند دنوں سے یہ شرمناک پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ کہ مسلمان ڈیلیگیٹ کنسرویٹو اور لبرل لیڈروں کے ساتھ سازباز کر رہے ہیں مسلمان لیڈروں نے لندن سے ۵ اکتوبر کو ایک بیان کے ذریعہ اس افواہ کی پرزور تردید کی ہے :۔

—— ۵ اکتوبر کو بھی سیالکوٹ سے احرار کے جتھے روانہ ہوئے۔ مگر سابقہ مقام پر اسی طرح گرفتار ہو گئے اور اسی شام ڈسٹرکٹ نے اعلان کر دیا۔ کہ آئندہ صرف انہی جتھوں کو روکا جائے گا۔ جو لاٹھیوں وغیرہ سے مسلح ہوں گے دوسروں کو نہیں۔ کل اور آج کی گرفتاریوں کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہ مسلح تھے۔ اور ان سے نقض امن کا اندیشہ تھا :۔

—— سٹرلنگ کے ساتھ روپیہ کے الحاق پر ہندوستانیوں نے جو احتجاج کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں معلوم ہوا ہے وزیر ہند دوبارہ اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں :۔

—— حکومت ہند کے دفاتر ۱۲ ماہ حال کو شملہ میں بند ہو کر ۲۱ کو دہلی میں کھلیں گے :۔

—— گورنر پنجاب ۱۱ر اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر روپڑ جالندھر ہوشیار پور وغیرہ مقامات کا دورہ کرتے ہوئے ۱۷ ماہ حال کے قریب لاہور پہونچیں گے۔

—— ۵ اکتوبر کو فیڈرل کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ مگر ۱۵ منٹ کے بعد پنڈت مالویہ نے تحریک کی۔ کہ اجلاس ۹ اکتوبر تک ملتوی کر دیا جائے۔ لارڈ سنکے نے یہ تجویز منظور کر لی :۔

—— معلوم ہوا ہے فرقہ وار مسئلہ کے متعلق مسلمان بھی ثالث کے تقرر پر رضامندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور لارڈ سانکے کا نام بطور ثالث لیا جا رہا ہے :۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا :۔

چندہ خاص کی وصولی کیلئے انسپکٹروں کا تقرر اور اُن کی رپورٹوں کا خلاصہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ خاص کے کامیاب کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء مبارک کے ماتحت خاص خاص مقامات پر خاص خاص احباب کو بطور وفد کے مقرر کیا گیا تھا۔ اور ایسے تقرر کی اطلاع ان احباب کو اور جس جماعت کا معائنہ کرنا ہے۔ اس کو اس وقت دی گئی تھی۔ چند یوم گذرنے پر جب انسپکٹروں کی طرف سے کسی قسم کی رپورٹ مجھے نہ ملی۔ تو میں نے ۳ کو ایک چٹھی کے ذریعہ انسپکٹروں کو توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنی مقررہ جماعت کا معائنہ کر کے رپورٹ کریں۔ اور پھر میں نے اس کا اعلان تفصیل سے اخبار الفضل کے کسی پرچہ میں کر دیا۔ میں نے اس اعلان میں صاف لکھا تھا۔ کہ انسپکٹروں کا کام صرف اتنا ہے۔ کہ وہ فہرست کو دیکھیں گے۔ اور جو احباب شرح سے کم دینے والے ہیں۔ یا بعض نادہند ہیں۔ ان سے مل کر باشرح کرینگے۔ اور کہ وصول کا انتظام کرینگے۔ باقی ان کے ذمہ رقوم کا وصول کرنا یا فہرست طیار کر کے مرکز میں بھیجنا ان کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ وصولی چندہ کے لئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا صاف فیصلہ ہے۔ کہ یہ کام مقامی عہدہ داروں کا ہے۔ جس قدر وہ وصولی زیادہ کرینگے۔ اس کی تعریف کے وہی مستحق ہوں گے۔ لیکن باوجود میرے اس اعلان کے بعض جماعتوں نے لکھا۔ کہ ہم نے فہرست چندہ خاص اس واسطے نہ طیار کی۔ کہ انسپکٹر کے انتظار میں رہے۔ اور کہ بعض نے یہ لکھا۔ کہ انسپکٹر کی امداد یہی ہو سکتی ہے کہ وہ چندہ کے وصول کرانے میں امداد کرے۔ ورنہ صرف وعدہ لینا اور فہرست طیار کرنا تو آسان کام ہے۔ اور کہ پھر دوسری تیسری قسط کے وقت انسپکٹروں کو وصولی میں مدد کرنی چاہئے۔ ایسا کرنا ان کے لئے محال ہے۔ کیونکہ وہ بار بار دورہ نہیں کر سکتے پس اس صورت میں انسپکٹروں کی ایسی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بیرونی دوست صرف ایک دو دن کے لئے چیک کرنے جا سکتے ہیں۔ وہ نہ فہرست بنا ئینگے اور نہ وصول کرینگے۔ ان کا کام چیک کر کے رپورٹ کرنا ہے۔ کہ مقامی دوستوں نے پوری طرح سے فہرست طیار کی ہے۔ یا نہیں۔

بیت المال میں مندرجہ ذیل انسپکٹروں کی رپورٹیں آئی ہیں جن کا بہت مختصر خلاصہ یہ ہے

۱۔ مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر نوشہرہ نے جماعت پشاور کا معائنہ کیا۔ ان کی بہت مفصل و مشرح رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں نے آپ کی ہدایت کے ماتحت بابو عبد المجید صاحب سیکرٹری مال پشاور کو اطلاع کی۔ کہ وہ فہرست چندہ خاص مکمل کرلیں۔ چنانچہ انہوں نے فہرست طیار کی۔ اُدھر میں نے ایک خاص فارم ہر ایک فرد کے پیش کرنے کے لئے طیار کیا۔ جو یہ ہے:۔

معاہدہ تحریری چندہ خاص بہ تحریک سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضور کی تحریک چندہ خاص مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۳۱ء مجھے پہنچ گئی ہے۔ میں آپ کو گواہ رکھکر اللہ تعالےٰ سے معاہدہ کرتا ہوں۔ کہ میری موجودہ اوسط آمد ماہوار حسب ذیل ہے۔

تنخواہ روپیہ

الاؤنس روپیہ

محاصل اراضیات و مکانات روپیہ

تجارت یا دیگر پیشہ روپیہ

میزان آمد روپیہ

حسب منشاء ایک ماہ کی سالم آمد مبلغ کو ادا کرتا رہونگا۔ مندرجہ ذیل اقساط میں انجمن

قسط	جلسہ سالانہ	خاص	چندہ عام یا حصہ آمد
قبل از ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء			
قبل از ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء			
قبل از ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء			

خاکسار دستخط

چنانچہ یہ فارم پشاور میں قبل نماز جمعہ تقسیم کیا گیا۔ اور مناسب ہدایات دیدیں۔ چونکہ اکثر دوستوں نے میرے سے پہلے باشرح وعدے بابو عبد المجید صاحب کو دئے ہوئے تھے۔ ان سے میں نے فارم وعدہ نہیں لیا۔ بعد نماز جمعہ ۱۷ احباب سے یہ فارم لیا گیا۔ اور بعض دوستوں کے گھروں پر وعدہ لینے کے لئے گیا۔ اور شام کے وقت چھاؤنی پشاور کے احباب سے چندہ خاص کے وعدے لینے کیلئے گیا۔ دوسرے اتوار کے دن پھر میں دوبارہ پشاور گیا۔ پہلے تو شہر کا دورہ کیا۔ اور اس کے بعد تین چار نادہند احباب سے ملا۔ انہوں نے عذرات پیش کئے۔ لیکن سمجھانے پر ادائیگی کا وعدہ کیا۔ پھر میں سائیکل پر سوار ہو کر پشاور چھاؤنی ان دوستوں سے ملنے گیا۔ جو پہلی دفعہ نہ ملے تھے۔ عصر کی نماز کے بعد انجمن پشاور کے رجسٹرات کی پڑتال کی اور مندرجہ ذیل امور پر غور کیا گیا۔

۱۔ کھاتہ جات انجمن کے رو سے کیا کوئی احمدی دوست فہرست مرسلہ قادیان میں شامل ہونے سے رہ تو نہیں گیا۔ اگر ایسا ہوا تو کیوں؟

۲۔ کیا آمدنیاں فہرست مرسلہ قادیان میں یا فارم وعدہ میں درست درج کی گئی ہیں

۳۔ وصولی کی رفتار کیا ہے۔

چنانچہ امر اول کی نسبت یہ رپورٹ ہے۔ کہ بعض احباب کے نام کھاتہ میں درج ہیں۔ اور فہرست مرسلہ قادیان میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ کہ بعض احباب تبدیل ہو کر یا کسی اور وجہ سے پشاور چھوڑ کر چلے گئے۔ بعض ایسے ہیں جن کے وعدے بجٹ میں درج ہیں۔ ان کی تعداد ۶ ہے۔ فہرست چندہ خاص میں اندراج نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک صاحب اکثر دورہ پر رہتے ہیں۔ اور دو صاحب محض بیکار ہیں۔ ایک صاحب سفر سے آئے ہیں۔ مگر ملے نہیں۔ ایک صاحب کی اہلیہ فوت ہو گئی ہے۔ وہ وطن تشریف لے گئے۔ مقامی احباب ان دوستوں سے وعدہ اور رقم لیکر ارسال کرینگے۔

میرے تمام کام میں جناب بابو عبد المجید صاحب سب انسپکٹر و محاسب انجمن احمدیہ و بابو شمس الدین صاحب ریکارڈ کیپر پشاور نے میرے ساتھ پوری طرح سے تعاون کیا۔ اور نہایت اخلاص و محنت کے ساتھ تمام کام کو نباہا۔ ان کی کوششیں دوسرے احباب کے لئے واقعی قابل نمونہ ہیں۔ دیگر احباب میں بھی مالی قربانی کی روح میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ امید ہے کہ کارکن احباب وصولی میں کوشش فرمائیں گے۔ اور حضرت کی تحریک چندہ خاص کو وقت پر کامیاب کرینگے۔

مرزا غلام حیدر صاحب نے یہ رپورٹ بہت محنت سے لکھی ہے۔ میں ان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے اور میں بابو عبد المجید صاحب و بابو شمس الدین صاحب کا بھی شکر گذار ہوں۔ کہ آپ نے اس کام میں خاص محنت کی ہے۔ ایک بات تاکیدی اخیر پر کہنا ضروری ہے کہ اب وصولی پوری توجہ اور انتظام سے بر وقت کی جاوے۔ اللہ تعالےٰ ادائیگی کی توفیق عطا فرماوے۔

۲۔ ڈاکٹر منظور احمد سیلانوالی کو سرگودھا کیلئے انسپکٹر مقرر کیا گیا۔ سرگودھا کی نسبت یہ رپورٹ ہے۔ کہ میں تمام افراد جماعت سے جو وہاں موجود تھے فرداً فرداً بھی ملا۔ اور چند سرکردہ احباب کا ایک وفد بنا کر بھی چندہ نادہندگان سے ملا۔ اور ہر ایک سے اس کی آمدنی پوچھ پوچھ کر لکھی ہے۔ البتہ ملک غلام رسول صاحب شوق ڈسٹرکٹ انسپکٹر جو اب تبدیل ہو کر جھنگ تشریف لے جا رہے ہیں۔ دورہ پر ہونے کے سبب نہیں ملے۔ بیت المال ان کی نسبت یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ آپ اپنا چندہ خاص پورا ادا کرینگے۔ اور آپ شوق سے یہ چندہ اللہ کے لئے قربانی کرینگے۔ امید ہے کہ یہ قربانی ان کے لئے بہت سی برکات لادیگی۔

اس جماعت میں مخلصین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور باقاعدہ چندہ دینے والے بھی کثرت سے ہیں۔ اب بھی احباب نے ایک ماہ کی آمدنی دیگر نہایت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ بابو غلام رسول صاحب جو حال ہی میں پیغامیوں سے نکل کر مبایعین میں آئے ہیں۔ جن کی معرفت یہ صاحب پیغامیوں سے نکلے ہیں۔ یعنی بابو محمد سعید انہوں نے حضور کا ارشاد سنتے ہی اپنی ایک ایک ماہ کی آمد ...... ادا کردی۔ ان کے علاوہ تمام دوست بھی بہت مخلص ہیں چندوں میں باقاعدہ تبلیغ میں چست۔ اور حضور کے ہر ایک حکم پر بشرح صدر خوشی کے ساتھ لبیک کہنے والے ہیں۔ ان کے نام بغرض دعا حضور میں پیش کرتا ہوں۔ مولوی محمد عبد الله بوتالوی۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ۔ مولوی غلام نبی۔ میاں فضل الدین اول و دوم۔ خوشی محمد۔ ابراہیم۔ بابو عبد الواحد۔ ملک گل محمد۔ ملک شیر بہادر۔ منشی محمد علی صاحب۔ صغرےٰ خانم صاحبہ۔ یہ سب خدا کے فضل سے اول درجہ کے مخلص ہیں۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں۔

سیکرٹری امور عامہ سرگودھا سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ بھی اپنا چندہ باقاعدہ اور باشرح ادا کر کے اللہ کے حضور سے ثواب دارین کے مستحق ہوں گے۔

میں ڈاکٹر صاحب اور سرگودھا کے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں امید ہے کہ اپنے وقت پر تحریک چندہ خاص کا سالم روپیہ داخل فرمائینگے۔

جماعت منٹگمری کی نسبت چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ کی رپورٹ ہے۔ کہ میں نے تحریک چندہ خاص کر کے نقشہ وغیرہ طیار کیا ہے۔ جو ارسال ہے۔ شیخ نذیر احمد صاحب فنانشل سیکرٹری محنت سے کام کرتے ہیں۔ امید ہے کہ صاحب موصوف کی سید غلام حسین شاہ صاحب بھی ہر طرح سے مدد کرتے ہوئے تحریک کو کامیاب کریں گے!

جماعت فیروزپور کے بارے میں میاں محمد امیر صاحب کی رپورٹ کا خلاصہ میں اس سے قبل شائع کر چکا ہوں۔

۳۔ جماعت مردان کے متعلق مولوی غلام رسول صاحب ریڈر پشاور کی تفصیلی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے:۔

میں نے چند مقامی دوستوں کی معیت میں کام شروع کیا۔ اور ہر ایک دوست کے گھر پر جا کر وعدہ لئے اور ہر طرح سے اس تحریک کے کامیاب کرنے کے لئے ذرائع اختیار کئے۔ تقریباً تمام دوستوں نے اپنی پوری آمدنی ادا کرنے کا وعدہ بشرح صدر کیا۔

میں نے تشخیص آمدنی میں ماہواری تنخواہ۔ آمد اراضیات زرعی۔ کرایہ مکانات کو باقاعدہ زیر پڑتال رکھا۔ اور عرائض نویسان کے کتابوں اور کھاتوں کو نہایت باریک بینی سے ملاحظہ کر کے ماہواری اوسط نکال کر لکھی۔ میں خود موضع معیار اور موضع اسمعیلہ میں گیا۔ اور حضرت صاحب کی تحریر شدہ الفاظ احباب کو پڑھوائے۔ قاضی محمد عمر صاحب میرے ساتھ اپنی دکان بند کر کے دو دن برابر کام کرتے رہے۔ اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے گہری دلچسپی ظاہر کی۔ بابو خواص خاں صاحب نے بھی مجھے بہت مدد دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ تکمیل وصولی امیر جماعت اور محاسب اور محصل صاحبان کی پوری کوشش اور توجہ سے ہوگی۔

۴۔ جماعت کرینگ، علاقہ کٹک میں ہے۔ اس جماعت کے معائنہ اور چندہ خاص کی وصولی کے انتظام کیلئے مکرمی مولوی محمد عبد الستار خاں صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کٹک کو مقرر کیا تھا۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے یہاں آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریک چندہ خاص کا وعدہ لیا۔ بعض احباب جہاں موجود نہیں۔ چندہ کی وصولی کے لئے میں نے اس گاؤں کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ہر حلقہ کے لئے ایک ایک محصل مقرر کیا۔ اور ہر محصل کو اس کے حلقہ کی فہرست جس میں چندہ دہندگان کے نام اور انکی موعودہ رقم درج ہے۔ دیدی ہے تاکہ محصلوں کو معلوم رہے۔ کہ ہم نے فلاں فلاں سے اتنی اتنی رقم ہر ماہ میں وصول کر کے تین ماہ کے اندر ایک ماہ کی آمدنی وصول کرنا ہے۔ محصلوں کو چاہئیے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کا چندہ پوری توجہ اور محنت سے وصول کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور ثواب دارین حاصل کریں۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا لیں۔ چندہ روزانہ جس قدر وصول کریں۔ وہ روزانہ جنرل سیکرٹری بھیکن خاں کے پاس جمع کر کے ان سے رسید حاصل کر لیں۔ محصلوں کے حلقہ اور ان کی رقوم حلقہ یہ ہیں:۔

نام حلقہ	نام محصل	رقم حلقہ
پہلا حلقہ	بشیر خاں و عبد الرحیم خاں صاحبان	۶۷ - ۷ - ۰
دوسرا حلقہ	منشی عبد الحمید خاں و رمضان خاں	۲۶ - ۱۴ - ۰
تیسرا حلقہ	منشی عجب لعل خاں و عبد العزیز خاں	۳۱ - ۱۲ - ۰
چوتھا حلقہ	چوہدری بھیکن خاں	۱۹ - ۰ - ۰
پانچواں حلقہ	مولوی سید صمصام علی و منشی شیخ شیر علی	۱۷۹ - ۱۳ - ۰
		۳۲۴ - ۱۴ - ۰

جماعت پریذیڈنٹ مولوی طاہر الدین صاحب سے امید ہے۔ کہ وصول کنندہ اور سکرٹری صاحب اور امین صاحب کے حساب کو چیک کر لیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس جماعت کے دوسرے عہدہ دار بھی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریک کے کامیاب کرنے کے لئے پوری سعی فرمائیں گے۔ اور موعودہ رقم ۱۴-۳۲۴-۱۵ نومبر تک داخل صدر کرینگے۔

۵۔ کوئٹہ کا معائنہ سکرٹری مولوی محمد الیاس صاحب نے کیا۔ ان کی رپورٹ ہے۔ کہ امیر جماعت کوئٹہ فہرست اور پہلی قسط وقت پر ارسال کرینگے

....

فہرست وصولی چندہ خاص

اس سے پہلے جو فہرست وصولی کی شائع کی جا چکی ہے۔ اس سے آگے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء تک جو رقوم داخل ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست مطابق ترتیب اندخال شائع کی جاتی ہے۔ اگر اس فہرست میں کوئی غلطی معلوم ہو تو دفتر بیت المال کو لکھا جاوے۔

نام	رقم
جماعت ملتان مرسلہ محمد حیات خانصاحب	۲۳۲
جماعت شاہجہانپور مرسلہ شرافت اللہ خاں محاسب	۱۵۲
" راولپنڈی بابو محمد عبد اللہ صاحب کوارٹر ماسٹر	۱۸۳
جماعت سامانہ فضل الرحمن صاحب	۱۰
عبد الرشید خاں صاحب محلہ مدنپورہ بنارس	۶
سید عبد العلیم صاحب بجاب جماعت سونگڑہ	۱۱۳
جماعت محلہ نکوالہ امرتسر مرسلہ اللہ داد خانصاحب	۱۷
جماعت چکوال ضلع جہلم	۷
منشی احمد الدین صاحب پیر ڈکار خواتین بٹالہ	۵
جماعت داعیوالہ سیداں سید حسین علی صاحب	۲۳
جماعت لوہیری والہ چوہدری عزیز اللہ صاحب پلیڈر	۲۷
" جام پور مرسلہ ماسٹر حبیب الرحمن صاحب	۱۳۳
محمد ایوب صاحب قانون گو موتی ہاری	۳۰
جماعت کیمل پور چھاؤنی سید محمد حسین صاحب	۹۱۴
" نئی دہلی مرسلہ غلام حسین صاحب	۱۴۴
ولایت اللہ صاحب جھال سلوتی ضلع لائل پور	۷
جماعت شاہ مسکین مرسلہ ولایت شاہ صاحب	۱۰
محمد عزیز اللہ خاں صاحب ڈ قصبہ میراں پور	۹
حسن خاں صاحب پنشنر چیچہ رہاں ضلع شاہپور	۱۷
جماعت مکندپور مرسلہ نصیر الدین صاحب	۲۵
" مونگ مرسلہ سید حیدر شاہ صاحب	۲۶
" بستی جزدار منشی میر محمد صاحب پٹواری	۳۲
" پٹیالہ مولوی سراج الحق صاحب	۳۰
" بنگلور مرسلہ سیٹھ علی محمد صاحب	۳۰
" کالا گوجراں مرسلہ میاں عبد القیوم دکاندار	۳۴
" سکھر مرسلہ محمد عبد الرحمن صاحب	۴۷
" عارف والہ میاں چراغ الدین صاحب	۶۵
" سنبڑیال مرسلہ میاں اللہ رکھا صاحب	۵۷
" اجنالہ ظہور الدین صاحب پلیڈر	۱۲۵
" پشاور مرسلہ بابو عبد المجید خاں صاحب	۵۸۵
" گھٹیر سید فاضل شاہ صاحب	۲۳
چوہدری پیر محمد صاحب آئل مینی کھوڑ	۲۵
جماعت شیخ پور میاں میراں بخش	۷۹
جماعت جالندھر چھاؤنی	۴۱
جماعت کٹک مرسلہ ماسٹر عبد الحمید	۱۵۷
جماعت امرتسر	۱۸۵

نام	رقم
جماعت کانپور محمد عثمان صاحب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱۰۰
سید صادق علی صاحب رینجر مٹینک پور	۶۵
جماعت لکھنؤ احسام الدین صاحب	۲۰۰
" سلانوالی ڈاکٹر منظور احمد صاحب	۳۱
" کامل پور مرسلہ حکیم محمد بخش صاحب	۱۰۵
" کراچی مرسلہ رفیع الزماں صاحب محاسب	۱۷۷
" دالٹن ٹریننگ سکول لاہور مدخلہ صوفی محمد ابراہیم	۶۰
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب قادیان	۱۰
جماعت انبالہ مرسلہ بابو عبد الرحمن صاحب امیر جماعت	۱۴۴
" لاہور بابو فضل الدین صاحب مدخلہ مرزا قدرت اللہ	۱۳۶۳
" بتہ غلام نبی مرسلہ زین العابدین صاحب	۹
" مونگہیر محمد ظریف صاحب	۹۴
" گمیرنگ مرسلہ چوہدری بھکین خاں	۸۰
" محبوب نگر مرسلہ میر اسحق علی صاحب	۱۰۷
خان بہادر محمد علی خاں صاحب بی اے سی دربان	۷۰
جماعت سرائے نورنگ صاحبزادہ محمد طیب صاحب	۱۹۱
" بیلا سوالہ سیالکوٹ عبد العظیم صاحب سکرٹری	۲۹
میر کلیم اللہ صاحب میل کنٹریکٹر شیموگہ	۵۰
علی محمد خاں صاحب بیگم پور کنڈھی	۳۸
جماعت گوڑہ ضلع جالندھر عبد اللہ صاحب	۴۰
" چک نمبر ۳۱۱ احمد یانوالہ	۳۵
" گھلن نکودر ضلع جالندھر محمد عبد اللہ صاحب	۲۵
" شاہدرہ مرسلہ اللہ دین صاحب سکرٹری	۲۵
" گدھو شنکر غلام جیلانی خاں صاحب	۱۸
رشید احمد صاحب قریشی احمد پور ریاست بہاولپور	۲۰
جماعت سامانہ مرسلہ ظفر حسین صاحب سکرٹری	۲۰
" جلال پور جٹاں محمد صدیق جنیئے محمد سلمان	۱۰
" چھینہ ضلع گورداسپور نصیر الدین صاحب	۴
" ریاست مستری محمد عیسی صاحب سکرٹری	۱۱۵
" ڈیرہ دون مرسلہ بشیر احمد سکرٹری	۱۰۳
بابو رحمت اللہ صاحب اوورسیر عبد اللہ گنج	۱۰۲
جماعت کوئٹہ بابو محمد اسمعیل صاحب سکرٹری	۳۴۷
" فیروزپور بابو محمد عثمان صاحب محاسب	۴۶۰
" سرگودھا منشی محمد عبد اللہ صاحب	۲۵۹
بابو محمد شفیع صاحب قریشی اوورسیر میانوالی	۲۹
جماعت سیکھواں مدخلہ مولوی امام الدین صاحب	۱۰

نام	رقم
جماعت سنور مرسلہ رحمت اللہ سکرٹری	۵۹
جماعت بھٹنڈا مرسلہ بابو عبد الغنی صاحب	۵۲
" خوشاب مرسلہ ہدایت اللہ صاحب	۳۴
سید احمد صاحب وکیل رامپور	۱۰
محمد ثناء اللہ صاحب اکھنور کشمیر	۱۰
جماعت مردان مرسلہ محمد یوسف صاحب	۳۰۷
" بھاگل پور مرسلہ مولوی علی احمد صاحب	۲۱۰
" دھرم کوٹ بگہ میاں مہر الدین صاحب	۶۶
" اوجلہ عبد العزیز صاحب	۱۰
پیر منظور محمد صاحب قادیان	۵۰
سید مشتاق احمد صاحب بجاب سونگڑہ جماعت	۱۰
چک نمبر ۱۱۷ چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار	۱۲
جماعت ظفروال	۵۷
" لدھیانہ صوفی عبد الرحیم صاحب	۵۲
حضرت میاں مرزا بشیر احمد و میاں شریف احمد صاحبان	۹۷
عبد اللطیف صاحب خان پور بہاولپور	۱۰
جماعت ملیانی منشی کرم الدین صاحب	۱۳
" بہلول پور محمد سعد اللہ صاحب ڈی ہائی سکول	۱۵
بابو بشیر احمد خاں صاحب پوسٹل کلرک رستی نادون	۲۱
جماعت لدھیانہ صوفی عبد الرحیم صاحب	۲۳
" کندیاں بابو محمد شفیع صاحب قریشی اوورسیر میانوالی	۲۰
" چکوال محمد عبد اللہ صاحب	۲۱
" احمدی پور ضلع جہلم محمد صادق صاحب سکرٹری	۲۵
" ماہل پور ہوشیارپور میاں دین محمد صاحب	۲۰
ڈاکٹر محمد انور صاحب تحصیل میانوالی	۲۵
جماعت بن باجوہ عبد المجید صاحب	۲۹
جماعت محبوب نگر میر اسحق علی صاحب	۴۹
جماعت بمبئی مرسلہ عبد الغنی صاحب	۵۳
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب بڑانہ ضلع جھنگ	۸۰
شیخ محمد مسعود احمد صاحب ایس ڈی او دیپالپور	۱۲۵
خان بہادر دلاور علی خاں صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ سرروغہ	۹۵
منشی وزیر علی صاحب پٹواری سیتانہ جھنگ	۱۰
جماعت نابھہ۔ منشی قدرت اللہ صاحب	۱۵۰
جماعت کائنتھان غلام محی الدین خاں صاحب	۳۴
ماسٹر کریم بخش صاحب سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول لائلپور	۵۰
جماعت جودھ پور ڈاکٹر احمد خاں صاحب	۶۳
جماعت گجرات ایم عبد المجید صاحب	۱۵۰
جماعت حیدرآباد سیٹھ محمد غوث صاحب	۱۶۰۰
میاں کرم الدین صاحب سوبھا گا بجاب جماعت سلانوالی	۵۰
جماعت کلکتہ حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب	۲۰۰
" چنیوٹ چوہدری نواب علی صاحب	۳۰
" بٹالہ مرسلہ میاں محمد سعید صاحب	۵۹

نام	رقم
خواجہ عبدالرحمن صاحب کلرک الفضل	۸
محمد حسین صاحب متعلم وٹرنری کالج لاہور	۵
جماعت وزیرآباد معرفت حافظ غلام رسول صاحب	۱۰۹
” پاکپٹن چوہدری غلام احمد خاں ایڈوکیٹ	۶۶
” ادرحمہ خدا بخش صاحب	۱۸
” بڈھاکوٹ غلام حیدر صاحب	۲۱
ماسٹر محبوب عالم صاحب ہیڈ ماسٹر سیال	۲۲
جماعت یاڑی پورہ کشمیر محمد زماں صاحب	۲۰
جماعت عزیز پور ستراہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	۵۴
” شادیوال گجرات حکیم سراج الدین صاحب	۲
” محمود پور فضل الرحمن صاحب	۶
” ڈسکہ غلام نبی صاحب سکرٹری	۳۱
” الہ آباد	۴۱
” کھوکھر لوسن میاں صدر الدین صاحب	۵۳
” نکودر ضلع جالندھر بداخلہ مولوی عبدالواحد صاحب	۲۰
چوہدری غلام جیلانی خاں صاحب پٹواری بیرم پور	۹
جماعت دھنی دیو چک ۲/۳۳ چوہدری محمد اعظم صاحب	۲۵
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سرگودھی بحساب جماعت سنور	۲۵
محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر لاڑکانہ سندھ	۱۲۵
جماعت سعد اللہ پور ضلع گجرات غلام علی صاحب سکرٹری	۴۳
مرزا معظم بیگ صاحب کلرک جلاس کشمیر	۲۷
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل	۱۰۰
جماعت مکند پور	۱۰
” برج ورکس چنیوٹ چوہدری نواب علی صاحب	۴۰۰
جماعت آبادان	۱۹۸
جماعت منصوری	۳۰۸
منشی محمد دین صاحب پنشنر داخل باقی نویس قادیان بحساب جماعت کھاریاں	۲۷

فہرست کارکنان دارالامان

نام	رقم
حضرت میاں شریف احمد صاحب	۹۷
سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب	۱۷۶
ملک غلام فرید صاحب	۱۳۰
مولوی عطا محمد صاحب	۳۵
منشی محمد دین صاحب	۳۳
عبدالرب دفتری	۱۵
نبی بخش صاحب	۱۴
صوفی مطیع الرحمن صاحب	۱۰۶
صوفی عبدالقدیر صاحب	۶۹
مولوی رحمت علی صاحب	۶۱
مولوی نذیر احمد صاحب	۶۰
مولوی محمد صادق صاحب	۵۱
مبلغین دعوت و تبلیغ: مولوی عبدالرحیم صاحب درد	۱۴۸
حکیم فضل الرحمن صاحب	۶۱
مبلغین بنگال :- مولوی غلام رسول صاحب	۷۰

نام	رقم
مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری	۵۵
مولوی غلام احمد صاحب مجاہد	۶۰
مولوی ظہور حسین صاحب	۶۱
مولوی محمد یار صاحب	۵۳
مولوی علی محمد صاحب	۵۶
مولوی عبدالغفور صاحب	۵۶
مولوی عبدالواحد صاحب	۵۱
مولوی عبدالرحمن صاحب	۵۱
مولوی اللہ دتا صاحب	۵۹
مولوی محمد حسین صاحب	۳۵
مولوی ظفر محمد صاحب	۴۸
مہاشہ محمد عمر صاحب	۴۸
مولوی محمد صالح صاحب	۲۰
مولوی عبدالحیی صاحب	۶۵
مولوی افضال احمد صاحب	۳۰
مولوی جلال الدین صاحب	۲۵
مبلغین سندھ: میر مرید احمد صاحب	۳۹
مولوی محمد مبارک صاحب	۱۸
صاحبزادہ عبداللطیف صاحب	۵۰
مولوی چراغ دین صاحب	۴۸
حکیم عبدالواحد صاحب	۲۰
اچھوت اقوام - مرزا واحد حسین صاحب	۲۱
مولوی ظل الرحمن صاحب (نصف تنخواہ)	۲۸
مولوی عبدالرحیم صاحب نیر	۱۰۹
مولوی عبدالرحمن سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ	۱۶
الطاف حسین صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	۲۳
مولوی عبدالاحد ٹیوٹر	۱۵
ماسٹر عبدالواحد صاحب	۱۴
چوہدری ظہور احمد کلرک امور خارجیہ	۳۴
کریم بخش چپراسی	۸
رحیم بخش چوکیدار	۸
عبدالرشید چوکیدار	۸
جاموں سقا	۱۰
بورڈران احمدیہ باورچی خانہ: عبداللہ باورچی	۱۶
غلام محمد نانبائی	۱۵
محمد اسمٰعیل چپراسی	۱۵
سراج دین خادم مسجد اقصیٰ	۱۱
عبدالرزاق خادم مسجد مبارک	۱۱
عبداللہ مالی	۱۶
عبداللہ چپراسی	۱۲
ملک چوکیدار	۸
یتامیٰ ماسٹر احمد حسین فرید آبادی	۷
” شیخ فضل کریم اللہ اول و دوم	۳۰

نام	رقم
یتامیٰ میاں بگا مرحوم	۴
یتامیٰ حکیم غلام محمد صاحب مرحوم	۷
یتامیٰ مریم بیگم صاحبہ	۶
پیر محمد عبداللہ صاحب	۸
والدہ میاں احمد دین ڈنگوی	۲
یتامیٰ صوفی تصور حسین صاحب	۶
برادر زادگان میاں خیر دین	۵
یتامیٰ مرزا غلام محمد مرحوم	۴
بیوہ حافظ حامد علی مرحوم	۸
حافظ محمد امین کیمبل پوری	۴
یتامیٰ بابو محمد یوسف شملوی	۹
مستری محمد صاحب بھیروی	۵
یتامیٰ مولوی عبیداللہ صاحب شہید ماریشس	۱۵
قاضی رحمت اللہ صاحب سانبھر	۳
امۃ الرحمن صاحبہ	۱۰
شمس الدین معذور	۱
امین الدین صاحب	۴
بیوہ حکیم محمد زماں	۵
حکیم عبیداللہ صاحب بسمل	۱۰
یتامیٰ بیوہ حسن علی صاحب مرحوم	۷
وزیر محمد نومسلم	۱۲
مبارک احمد نومسلم	۷
پیر علی احمد صاحب	۳
عبدالخالق - عبدالسلام	۱۰
حافظ امام الدین گجرانوالہ	۱۰
منشی عبدالرحیم بٹالوی	۱۵
نظام الدین صاحب	۵
عبدالرحمن صاحب فرید آبادی	۴
حافظ محمد ابراہیم صاحب	۱۶
مولوی غلام محمد صاحب افغان	۷
بشیر احمد یتیم	۵
عبدالسبوح	۵
ہمشیرہ مولوی اللہ دتا صاحب	۲
شیخ عبدالستار صاحب	۵
محمد کریم صاحب	۲
رحیم بخش صاحب	۳
میاں شیر اقی	۴
عملہ پرائیویٹ سکرٹری: میاں نور محمد صاحب	۴
خان میر	۳
صوفی محمد ابراہیم صاحب	۲۴
منشی محمد ابراہیم صاحب	۳۳
ماسٹر فضل داد صاحب	۱۴
ماسٹر محمد ثانی صاحب	۱۴

نیازمند عبدالمغنی
ناظر بیت المال

(مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان)